

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بیالیسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ہوئے 09 راگست 2021ء بر دوز سوموار بھطابن 29 ذوالحجہ 1442 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعائے مغفرت۔	04
3	وقہہ سوالات۔	10
4	رخصت کی درخواستیں۔	37
5	سرکاری کارروائی براءے قانون سازی۔	38
6	قرارداد نمبر 114 مبنی:- محترمہ بشری رند، رکن صوبائی اسمبلی۔	42

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 09 اگست 2021ء بروز سوموار بھطابن 29 ذوالحجہ 1442 ہجری، بوقت شام 05 بجرا 50 منٹ زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَلَنَبْلُونَكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ط

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ لَا الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ لَا فَالْوَآءًا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رِجْعَوْنَ لَا أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ فَقَدْ

وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

﴿پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیات نمبر ۱۵۷ تا ۱۵۵﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اور البتہ ہم از ما کیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور تھوڑی سی بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میوں کے اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو۔ کہ جب پہنچ ان کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کامال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر عناستیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ -

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ لسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِيم۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں Point of Public Importance پر۔ دعا میں تو ویسے ان سے پہلے، کل اسمبلی کے بالکل سامنے بم بلاست ہوا جس میں دو پولیس الہکار اس میں شہید ہو گئے، اُنکے لیے دعائے مغفرت کریں، پھر اس کے بعد میں Point of Public Importance پر بولوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولوی صاحب! شہداء کے حق میں دعا کریں۔
(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مختصر بات کریں آج کا رروائی بہت زیادہ ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: مختصر بات کروں گا جناب اسپیکر! کل آپ کی اسمبلی کے بالکل جو آپ کا مین گیٹ ہے اس کے بالکل سامنے موڑ سائیکل میں ڈیو اس بم فٹ تھا پولیس کی گاڑی گز رہی تھی بم بلاست ہوا تو ہمارے پولیس کے جوان اس میں شہید ہو گئے کم و بیش 19 زخمی ہو گئے اس کے بعد ایک اور جگہ دستی بم حملہ ہوا۔ جناب اسپیکر! امن و امان کی مجموعی صورت حال ہے جو حکومت مکمل طور پر ناکام ہے اس ایک ماہ میں آپ اٹھا کر دیکھیں شہید عثمان خان کا کڑ کے المناک اور عظیم سانحہ شہادت کے بعد پھر 26 جون کو ملک عبید اللہ کا سی کواغوا کرنا 41 دن وہ اغوا کاروں کے پاس رہے اور انہیں کوشید کیا گیا۔ اس کے علاوہ آج بھی مختلف لوگ اغوا ہیں اور اغوا کاروں کا رونما کوفون پر فون کر رہے ہیں کہ آپ نے مجھے اتنے پیسے دینے ہیں آخر حکومت کہاں ہے؟ کیا ہمارے لوگوں نے صرف یہ ٹھیکہ اٹھایا ہے کہ ہم جنازے اٹھائیں ہمارے لوگ اغوا ہو جائیں اور حکومت کی کوئی good governance کسی بھی جگہ موجود نہیں ہے۔ کس طرح واقعات ہوئے ہیں یہ باقی چیزیں تو سامنے آ جائیں گی۔ آج ویڈیو چل رہی جو والر ہوئی تھی کسی جگہ ایڈھی والوں نے 10 لاشیں رکھی ہیں اور وہاں دس پندرہ لوگ کھڑے ہیں ان دس مردؤں کی لاشوں کا وہ نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں کیا وزراء یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ لوگ کون تھے؟ کس کی نماز جنازہ پڑھائی جا رہی ہے؟ آخر عوام کو تو پہنچہ ہونا چاہیے کہ دشت میں، مستونگ میں یا جو بھی علاقہ ہے وہاں یہ لاشیں کہاں سے آ گئیں، یہ لوگ کون تھے، missing person تھے ان کا encounter ہوا تھا ان کو مارا گیا تھا۔ اس میں ہمارے دوست بھی بولیں گے تو یہ جو صورت حال ہے، حکومت جب دیکھے، دنیا بھر میں یہ ہوتا ہے جو حکومت عوام کے تحفظ میں ناکام ہوتی ہے اس کو ایک دن کے لیے حکمرانی

کا حق حاصل نہیں ہے۔ یہ آپ اٹھا کر دیکھیں اسلامی حکومت سے لے کر۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! اب میرے خیال سے کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ایک منٹ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا تھا کہ اگر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ نے speech شروع کر دی کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ذرا ہمیں سین۔ کہ اگر دریا دجلہ اور فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوک پیاس سے مرا تو اس کا ذمہ دار امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ ہو گا۔ آج توریاست مدینہ کی بات کی جا رہی ہے آج تو آپ کتوں کو چھوڑیں دوسروں کو آپ چھوڑیں آج تو لوگ مر رہے ہیں لاشیں پڑی ہوئی ہیں لوگ نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں ہمارے کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے منہ سے ایسی باتیں نکل رہی ہیں لوگوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے شہداء کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو مجھے بتائیں جب آپ کی اسمبلی کا گیٹ محفوظ نہیں ہے تو کیا ان کو حکومت کرنے کا حق حاصل ہے یا یہ صرف پی ایس ڈی پی کی حکومت ہے یہ صرف لیوروں کی حکومت ہے یہ صرف کرپٹ لوگوں کی حکومت ہے جو اپنی جیبوں میں پیسہ ڈال رہے ہیں اور عوام کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! میرے خیال میں آپ نے تقریر شروع کر دی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میرے بیٹھے کو ان غوا کیا گیا کہہ رہے ہیں کہ کیمروں نے کام چھوڑ دیا وہاں گرد پڑھی ہوئی ہے اچھا! باقی جو واقعات ہو رہے ہیں آپ بتائیں تو یہ حکومت مان لے کہ ہم ناکام ہیں، ہم عوام کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ جب نہیں دے سکتے تو resign کر کے جا کر گھر میں بیٹھ جائیں، یہ کرسی ہے کوئی جنازہ تو نہیں ہے۔ کہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! میرے خیال سے کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: مجھے بتاؤ میرے دوست اس پر بولیں گے اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے آپ کی اسمبلی کے سامنے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یقیناً بڑا سانحہ ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ آپ کی اسمبلی کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔ وہ اسمبلی کے اندر بھی آ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں point of order پر اتنی لمبی تقریر کی جو نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! میں public importance پر بول رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ملک شاہو ای صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہواني: ان کی سلطنت میں اس قسم کا واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت میں کوئی عورت کی طرف دیکھ کر تو یہ وہ اسلامی سلطنت کی مثالیں موجود ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں جناب اپیکر! کہ اتنی خطیر رقم جب ہم سیکورٹی پر خرچ کرتے ہیں اور پھر جہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہ اسمبلی ہے یہاں آپکا وزیر اعلیٰ ہاؤس ہے گورنر ہاؤس ہے چیف سینکڑی ہاؤس ہے وزراء کے houses ہیں۔ جہاں نجی صاحبان رہتے ہیں۔ اُس زون کے اندر اس قسم کا واقعہ ہونا۔ تو بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں لوگ جس طرح بے دردی سے مر جاتے ہیں، جس طرح اسد بلوج نے گزشتہ دن پنجوں کے واقعات کا ذکر کیا اس طرح بلوچستان کے ہر علاقے میں ٹارگٹ کنگ عام ہو چکی ہے۔ جناب اپیکر صاحب! میں کہتا ہوں کہ آپ امن و امان کے حوالے سے ایک رولنگ دے دیں اور camera in camera ایک بریفنگ ہونی چاہیے تاکہ ہم ان سے پوچھ سکیں آئی جی بلوچستان سے جو سیکورٹی اداروں سے کہ اتنی اہم شاہراہوں پر جہاں آج چیف جنگلیں صاحب نے حلف اٹھایا تو اس کی اس عدالت کے سامنے بالکل گیٹ کے سامنے اس قسم کا واقعہ ہوا جو ایک بہت بڑا واقعہ ہے، میں کہتا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں اور جو سیکورٹی اینجنیئر ہیں ان کو بلائیں کم از کم ہمیں پتہ چلے کہ ان واقعات کے پیچھے کون کارفرما ہے۔ کم از کم اور نہیں تو ہم جوار اکین اسمبلی ہے ان کو توبا خبر رکھنا چاہیے ان چیزوں سے۔ بہت مہربانی جناب اپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جی، دمرٹ صاحب! مختصر تاکہ کارروائی پر آسکیں۔

جناب نور محمد دمرٹ (وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و اس اسما): جی، جی مختصر۔ شکریہ جناب اپیکر، سب سے پہلے تو یہ کل جو واقعہ ہوا پولیس پارٹی پر جو حملہ ہوا اس کی ندمت کرتا ہوں اور ان شہداء کیلئے دعا گوہوں کے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور زخمیوں کو جلد سے جلد صحت یا ب کرے۔ جناب اپیکر! دودن پہلے دعبدی اللہ کا سی کے جو ملزمان تھے ان کو گرفتار کرنے اور ان کو کاونٹر کرنے پر میں پولیس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ پولیس کی میرے خیال میں ایک بہترین کارکردگی ہے۔ اس حوالے سے یقیناً یہ شک و شبہات جو لوگ پیدا کرتے تھے، ان کے اس آپریشن سے میرے خیال میں کسی حد تک بلوچستان میں ایک شک و شبہات کی جو فضاحتی یا لوگ یہاں پر جوشکوک و شبہات پیدا کرتے تھے، کہ یہ غوا برائے تاوان یا جو غوا ہوتے ہیں یا یہاں جو کچھ اور معاملات ہوتے ہیں کسی اور طرف جب اشارے کرتے تھے تو اس واقعہ سے تقریباً میرے خیال میں بلوچستان کے عوام کے ذہن clear ہو گئے کہ واقعی اس معاشرے میں سماج و شہنشاہی ہیں ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ معاشرے اور سماج کو disturb کریں، لیکن ہماری forces بھی ان کی صلاحیتیں بھی کسی سے کم نہیں اس طرح

معاملات میں ان کی کامیابی ان کو اس کامیاب کارکردگی پر میرے خیال میں پوری اسمبلی ان کو اگر ایک مسیح دے دے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ جناب اپنیکر! میں اس معاملے میں جو عبید اللہ شہید کا سی شہید تھا۔ اُس پر ANP کی policy کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ANP نے روزاول سے اس معاملے کو دشمن سماج عناصر کا ہی انہوں نے کہا کہ وہ اس طرح کے کام کر سکتے ہیں اور نہ انہوں نے کوئی غلط بیانی کی نہ انہوں نے کسی کے خلاف کوئی غلط بات کی اور انہوں نے روزاول سے اپنے اداروں کے ساتھ تعاون کیا اور اس تعاون کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو سرخ رو بھی کیا اور شہید کے جو ملزم تھے جو اغوا کا رختہ وہ بھی مر گئے اور گرفتار بھی ہو گئے۔ تو میرے خیال میں ہم ہر وقت اپنے اداروں پر اس طرح اگر یقین کر لیں ان کے کردار کو اگر ہم سراہتے رہیں اور ہم اگر ان کے ساتھ ہی touch رہیں اور ہر معاملے پر ہم ان سے تعاون مانگیں اور ان کو ہم support کریں۔ میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہو گی جہاں ہم ناکام ہو گے۔ تو جناب اپنیکر! کچھ دن پہلے ایک اور بھی یہاں بحث ہوئی جہاں میں نہیں تھا ہندو برادری کے کچھ واقعات تھے۔ بلوچستان بھر میں ہندو برادری کو تنگ کیا جا رہا تھا۔ اور ان کے گھروں پرلوٹ مارڈیکتی ہو رہی تھی۔ سبی اور ہر نانی میں بھی ہوئی، ان کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں۔ یہ ہماری گورنمنٹ کی یقیناً ذمہ داری ہے، اور بلکہ کسی حد تک ہماری گورنمنٹ توکر رہی ہے لیکن یہ ہے کہ سماج دشمن عناصر پھر اسی طرح سرگرم عمل ہیں۔ تو ہر نانی میں جہاں تک یہ واقعات ہوئے، ہر نانی یہاں میرے پاس ایک رپورٹ ہے یہ واقعہ پہلا نہیں ہے اور یہاں کوئی کسی نے بات کی تھی یہ موجودہ گورنمنٹ کی ناکامی ہے 2014، 2015ء میں صرف ہر نانی شہر میں ہندوؤں کے گھروں پر کوئی پانچ چھ بار ڈیکٹی کی وارداتیں ہوئیں۔ تو یہ اس وقت کی حکومت کی ایک ناکامی تھی۔ لیکن ہماری حکومت نے اس وقت وہاں پر گرفتاریاں بھی کی ہیں۔ لیکن میں ایک بات کی مذمت بھی کرتا ہوں اور ہونی بھی نہیں چاہیے۔ وہ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ایک پارٹی سے اُن کا تعلق تھا اور پارٹی پشوخت نہیں میپ تھی۔ اور وہ بندہ جو گرفتار ہوا، تو باقاعدہ ہمارے معزز رکن نے DPO اور DSP کو فون کیا کہ میرے ساتھی کو آپ نے گرفتار کیا ہے اس کو چھوڑ دیں۔ لیکن جب اُس نے نہیں چھوڑا تو پھر میرے معزز رکن نے یہاں آکے تھوڑا سا پولیس کو criticise کر دیا۔ میرے خیال میں اگر ہم پولیس کی کارروائی میں اس طرح اگر interference کرتے ہیں تو پھر میرے خیال میں پولیس تفییش صحیح طریقے سے نہیں کر سکتی۔ ابھی بھی جو لوگ گرفتار ہیں وہاں وہ بھی ان کی پارٹی کے لوگ ہیں تو میرے خیال میں ان کی پارٹی میں اگر اس طرح غلط لوگ ہیں ان کو تو پارٹی سے نکال دیں یا کم سے کم ان کو سپورٹ نہیں کرنا چاہیے۔ تو جناب اپنیکر! اس حوالے سے یہاں میرے خیال میں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے بھی

strict action کے لئے ایک strict letter لکھا ہے۔ تو وہاں کارروائی بھی ہو رہی ہے اور لوگ بھی گرفتار ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ پولیس کی جو وہاں کارروائی ہے ایکی بہت بہترین کارکردگی ہے اور ہمیں انکو سراہنا چاہیے اور ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے۔ اور ہمیں ان کو سپورٹ کرنا چاہیے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اور اس طرح سماج و شہن عناصر کو سپورٹ چاہے جو بھی کریں میں کہتا ہوں یہاں پہنچی بات نہیں ہے اور معزز رکن نے جو اس کی سپورٹ کی میرے خیال میں یہ مناسب نہیں تھا۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔ میرے خیال سے پھر بحث و مباحثہ میں جائیں گے۔

جناب نصر اللہ خاں زیری: جناب! میرا نام لیا ہے۔ منسٹر صاحب کا بیان بالکل سو فیصد غلط بیانی پر منی ہے۔ اور سب کو پتہ ہے کہ کس کے پیچھے کون ہے، کون کس کو پال رہا ہے۔ ایک شریف بندہ تھا اس کے پاس لائنس یافتہ پستول تھا، جو گورنمنٹ آف بلوچستان، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے۔ اس کو وہاں کے DPO نے وہاں اس کو SHO نے پکڑا تھا۔ میں نے ڈی پی او سے کہا کہ بات بھی میری نہیں ہوئی تھی DPO فون نہیں اُٹھا رہے تھے۔ مجھے میرے دوستوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کا بندہ ہے اس کے پاس لائنس یافتہ پستول ہے اُسکا حق ہے اگر حق نہیں ہے تو پھر یہ ہندو برادری کے لوگوں کو کون لوٹ رہا ہے۔ تو وہ اپنے دفاع کے لئے انہوں نے پستول رکھا تھا۔ میں نے ڈی پی او کو فون کیا تھا اس رات جو اس نے فون attend نہیں کیا۔ پھر جب میری تقریر انہوں نے سنی یہاں سچ DPO صاحب کا فون آیا تھا وہ ناراض تھا کہ کیوں آپ نے یہ تقریر کی ہے کہ ہر نائی میں ہندو برادری کے گھروں میں دیہاڑے لوٹ مار رہو رہی ہے، وہ یہ واقعہ ہے۔ منسٹر صاحب نے پوری طرح غلط بیانی سے کام لیا اور اس کی عادت ہے اور یہ شہداء کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کرتے ہیں میں ان کے لئے صرف ایک شعر کہوں گا کہ:

ضمیر نقچ کر منذر خیر نے والو
نگاہِ اہلِ وفا میں بہت حقیر ہو تم۔
وطن کا پاس تمہیں تھانہ ہو سکے گا کبھی
کہاپنے حرص کے بندے ہو بے ضمیر ہو تم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

وزیر پلک ہیئتِ انجینئرنگ و اسا: کتنا اچھا شعر پڑھا اس نے۔ سب سے پہلے تو میں ہر نائی کے واقعہ کے حوالے سے معزز رکن نے خود ہی مان لیا کہ میں نے فون کر لیا۔۔۔ (داخلت) ٹھیک ہے بات تو آپ نے مان لی وہاں جو بھی وارد اتیں ہو رہی ہیں سارے ان کے کارکن ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے۔

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ و اسما: میں نے آپ کی تقریر میں بات نہیں کی۔ ان کے لوگ تھے اگر پولیس والے کسی کو گرفتار کرتے ہیں تو ادھر سے فون جانا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر نہیں چھوڑتے تو پھر پولیس والے بیکار لوگ ہیں۔ اگر چھوڑ دیا جاتا ہے پھر کہتے ہیں کہ پولیس والے ناکام ہیں لوگوں کو گرفتار نہیں کر سکتے۔ آپ سارے معاملات کا ان کا اس طرح سمجھو۔ اغوا بھی ہوتا ہے برائے نام اغوا، نام نہاد اغوا۔ شہادت نام نہاد شہادت، لاشوں پر ہم سیاست نہیں کرتے۔۔۔۔۔ (مدخلت)

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! یہ گستاخی کر رہا ہے، یہ شہید کے متعلق گستاخی کر رہا ہے۔ تو تمہاری اتنی حیثیت بھی نہیں ہے۔ تم دوسروں کے پلے ہوئے ہو توم شہید کے بارے میں کہو۔

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ و اسما: شہید کا معاوضہ اللہ کی طرف سے ہے۔
جناب نصراللہ خان زیریے: اُس کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اُس کے جنازے میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی ہے۔ آپ کی حیثیت کیا ہوگی آپ کے بارے میں لوگوں کی واڑی ہوئی ہے۔ آپ کا مورال کیا ہے آپ کی پوزیشن کیا ہے؟ خود کیھ تو تمہیں تو شرم آنی چاہیے۔۔۔۔۔ (مدخلت-شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House زیرے صاحب! دمڑ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ زیرے صاحب تشریف رکھیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! یہ شہید کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ یہ ایسی بات کر رہا ہے جو ناقابل برداشت ہے۔ اس کو تو اس ہاؤس میں نہیں ہونا چاہیے۔ اس کا مورال دیکھو اس کی پوزیشن دیکھو۔۔۔۔۔ (مدخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ زیرے صاحب کا مائیک بند کر دیں۔ ریکی صاحب ان کو بٹھا دو۔ آپ تشریف رکھیں کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ آپ دونوں تشریف رکھیں۔ دونوں کو بٹھا دیں۔ تشریف رکھیں۔ (مدخلت-شور) دمڑ صاحب! تشریف رکھیں۔ میرے خیال سے پھر بحث میں آ جائیگا۔ بعد میں پھر آپ کو۔ شہید کے بارے میں انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب! اس نے کہا کہ اغوا کا ذرا مام۔ اس نے کہا کہ اس طرح کا شہید بھی اس طرح کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے تمہارا ایسا احتساب ہو گا کہ تم اپنی لگی سے نہیں گزر سکو گے۔ تم ہر وقت لگ رہتے ہو میں نے آپ کو جواب دے دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ زیرے صاحب آپ دونوں تشریف رکھیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اپسکر! اس کو بٹھا دو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔ اس نے جواب دے دیا۔ میں نے اسکا جواب دیا۔ اس طرح نہیں ہو سکتا جناب اپسکر! کہ جو منہ میں آئے بولیں۔
جناب ڈپٹی اپسکر: آپ دونوں تشریف رکھیں۔

وزیر پلک ہیئتہ نجیم نگ و واسا: غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کیے۔ میں نے شہید کے بارے میں یہ نہیں کہا۔ اگر شہید ہے، شہید کا معاوضہ اللہ تعالیٰ نے دینا ہے۔ اس دنیا میں شہید کا معاوضہ ہم نہیں دے سکتے۔ شہید اللہ کو معلوم ہے۔ اگر شہید ہے اس کا معاوضہ اللہ دیگا۔ ہم انسان کچھ نہیں دے سکتے۔ شہید کے بارے میں کچھ نہیں کہا آپ لوگ لاشوں پر سیاست کرتے ہیں۔ آپ لوگوں نے پشتون قوم کو دھوکہ دیا ہے ابھی پشتون قوم آپ لوگوں کو نہیں چھوڑ سکیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: وہ تقریر نکال کر دیکھو، آپ نے تو تقریر کی ہے وہ بتاؤ جو آپ نے function میں تقریر کی ہے۔ اس طرح نہیں چلے گا اسمبلی میں بھی تم اُٹی سیدھی باتیں کرتے ہو۔ نہیں اس کو بٹھا دو پھر میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی اپسکر: نعیم بازیٰ صاحب! میرے خیال سے مزید بحث کا وہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اپسکر: زادبعلی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 308 دریافت فرمائیں۔ بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں یقیناً۔ جی زادبعلی ریکی صاحب! ایک تو آپ کے سوالات ختم نہیں ہوتے۔

میرزادبعلی ریکی: کیا کریں کام تو آپ لوگ مطلعوں میں نہیں کرتے ہیں یہ گورنمنٹ سوال تو لانا پڑیا
جناب اپسکر صاحب۔

Question no 308

☆ 308 میرزادبعلی ریکی رکن اسمبلی:

نوش موصول ہونے کی تاریخ 13 اگست 2020

جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 جنوری 2021

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2020-2021 کے بحث میں ضلع واشک کیلئے مختلف اسامیوں کی منظوری دی گی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان اسامیوں کی کل تعداد، نام اور گرید کی تفصیل دی جائے؟ پہلے سے خالی پڑی ہوئی اسامیوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: مالی سال 2020-2021 کے بحث میں ضلع واشک کیلئے ذیل اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔

- 1۔ موئیرنگ اینڈ ایوالکشن آفیسر (کنٹریکٹ) ایک آسامی۔
- 2۔ اسٹنٹ سپرینڈنٹ و پیلسنشن (کنٹریکٹ) ایک آسامی۔
- 3۔ ولکسینٹر (کنٹریکٹ) دس اسامیاں۔

نیز مذکورہ ضلع میں پہلے سے گردی 1 تا 19 کی خالی پڑی ہوئی اسامیوں کی کل تعداد 140 ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب آپ کوں گیا ہے میرے خیال سے۔

میرزا عبداللی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے سوال کیا تھا کہ 2020ء میں مختلف اسامیوں کی منظوری دی گئی ہے۔ جواب میں یہ ہے:-

- 1۔ موئیرنگ اینڈ ایوالکشن آفیسر (کنٹریکٹ) ایک آسامی۔
- 2۔ اسٹنٹ سپرینڈنٹ و پیلسنشن (کنٹریکٹ) ایک آسامی۔
- 3۔ ولکسینٹر (کنٹریکٹ) دس اسامیاں۔

نیز مذکورہ ضلع میں پہلے سے گردی 1 تا 19 کی خالی پڑی ہوئی اسامیوں کی کل تعداد 140 ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! یہ آسامیاں کب تک میدم! آپ مجھے بتاویں یہ کب تک پڑ ہو گئی۔ اور کم از کم وہاں ہمارے ہسپتال کا نظام ہے کم از کم ایک بندہ تو وہاں لگے گا، ہسپتال بھی فعال ہو گا۔ یہ خالی اسامیاں پڑے ہوئی کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: میدم! یہ جو vacant post ہیں ڈیپارٹمنٹ کی یہ کب تک fill کر گیگے؟

ڈاکٹر بابہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری صحت): محترم اسپیکر صاحب! اسکے لئے ہم نے start لی ہے۔ کیونکہ ڈسٹرکٹس اب الگ ہو چکے ہیں bifurcation of department - اب ہمارے پرائزیری اینڈ سینڈری ہیلتھ کیسری کی وہ ساری آسامیاں announce کریں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے within two months یہ سارا process complete ہو جائیگا۔ اور ہمیں basically جو تھوڑا سا ایک ایشو آ رہا ہے وہ ٹینکیکل پوزیشن پر technically qualify لوگ۔ ان کے لئے ہم انٹریویز بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پر اس within two months کمل ہو جائیگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میرزا عبداللی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ پوٹھیں تین چار دفعہ آ رہی ہیں اور کینسل ہو رہی ہیں۔ میدم! ہماری بہن ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ پوٹھیں کھبی واٹک میں نہیں بھریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میدم نے یقین دہانی کرادی ہے انشاء اللہ۔ میدم! معزز رکن چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد ہو جائیں اور میرٹ پر ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری صحبت: جی میں معزز رکن کو اس فلور پر یقین دہانی کرتی ہوں کہ جلد از جلد کر دیا جائیگا۔

میرزا بعلی ریکی: میدم! میں بار بار آپ کے آفس آیا ہوں خالی یقین دہانی کرانے پر کچھ نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلو بھی انہوں نے فلور پر کہہ دیا۔

میراخڑھسین لاغو: جناب! میری میدم سے request ہے کہ آپ ذرا بی ایم سی کی طرف توجہ کیونکہ وہ کوئی سٹی میں ہے میرا اپنا کزن کل پرسوں وہاں admit تھا میں گیا وہاں نہ کوئی ڈاکٹر تھا نہ کوئی وارڈ بوانے نہ کوئی نر سارے کے سارے وارڈ خالی پڑے تھے ڈھونڈنے سے وہاں آپ کو ڈاکٹرنہیں ملے گا آٹھ سو سے زیادہ لوگ بی ایم سی ڈیپارٹمنٹ سے تھنواہ لے رہے ہیں لیکن ڈیوٹی پر کوئی بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں لانگو صاحب یہ تو supplementary میں نہیں آتا مگر میدم! اس کو تھوڑا چیک کریں کون ہیں بی ایم سی کا آج کل۔

پارلیمانی سیکرٹری صحبت: اس وقت بی ایم سی میں ہم نے look after اچارج دیا ہے جو ڈی ایم ایس ہے وہ وہاں کام کر رہے ہیں اس سلسلے میں ہم نے کچھ strategies بنائی ہیں اور اس میں سے ایک strategy یہ ہے کہ میں پرنسپلی خود tertiary from coming week یہ سارے ہسپتال میں

I will be taken the OPD two hours everyday in every tertiary care hospital کے ہسپتال مجھے امید ہے کہ وہاں پر اوپی ڈیزی میں میرے بیٹھنے سے Patient دیکھنے سے کچھ نہ کچھ بہتری آئے گی ایک سڑیجی تو ہماری یہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ہم Qualified Professors اور اس طرح کے جتنے بھی Qualified ہمارے ہائی گریڈ کے ڈاکٹر زیں ان کو ہم اشتوڑیوں ابھی یقیناً کرنے جا رہے ہیں سارے ایم ایس کی پوسٹ کے لئے تاکہ جو وہاں پر میکنٹ کے ایشور زارتے ہیں ان کو ہم cover کر سکیں تو مزید بھی کچھ ساری اسی طرح کی سڑیجی یہیں دیکھیں stream line کیا جا رہا ہے جیسا کہ میرے معزز بھائی نے بھی کہا تھا متعدد نعمہ وہ آفس آئے ہیں اور ہم نے انکے ساتھ سارے وہ share کئے ہیں کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں چیزوں کو پہلے بھی میں اس فلور پر کہہ چکی ہیں کہ چیزوں کو ٹھیک ہونے میں وقت لگتا ہے آپ ہمیں تھوڑا سا وقت دیکھئے چیزیں یقیناً بہتر ہوں گی اگر نہ ہوں تب آپ ہم سے جواب طلب کریں۔

میرزا عبداللی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! تین سال گزر گئے ہیں ہیلٹھ کا نظام کب صحیح ہو گا آپ مجھے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بہتری تو آئی ہے پہلے سے۔

میرزا عبداللی ریکی: نہیں ہے واشک میں، میں نے نہیں دیکھا ہے کوئی کی یہ حالت ہے جناب اسپیکر! ہر جگہ یہی حالت ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: واشک کے ایم پی تو آپ ہیں۔

میرزا عبداللی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں ایم پی اے ہوں اس ظاہم میں کئی بار میدم کے آفس بھی گیا ہوں میں شکایت میں نے کی ہے میں نے کہا کہ خدار ایہ ہسپتال آپ کیا کہتے ہیں اس میں، میں سیاست کروں اگر آپ ہیلٹھ اور ایجوکیشن میں سیاست کریں گے آپ کہاں جائیں گے اس کو آپ ترقی نہیں کہتے ہیں آپ جتنا میرے اوپر میری اپنی ذات یا مجھے کام کرنے کے لئے مت چھوڑیں مگر ہسپتال واشک کے سب ہسپتال فعال کرنا انکی ذمہ داری ہے میرے بھائی میری ماں میں، میری بھینیں پیار ہو جائیں میں کہا لے جاؤں۔ جناب اسپیکر! آپ مجھے بتا دیں دو ایسا بھی نہیں ہیں ہسپتال جب جاتے ہیں بند پڑے ہیں اور یہ آسامیاں ہیں یہ کی بار آکے کینسل ہوئی ہیں آخر وجہ کیا ہے یہ کب کریں گے آپ مجھے بتا دیں ادھری سے اسمبلی کے سامنے میرٹ کے مطابق، یہ آسامیاں پڑی ہیں انکو پُر کریں مجھے اور کیا چاہیے میں اپنی ذات کے لئے تو نہیں مانگ رہا ہوں اسی ضلع کے لئے چار غریب بندے appoint ہو گئے کم از کم وہ ہسپتال میں جا کے اپنی ڈیوٹی بھی دیں گے ہسپتال فعال بھی ہو جائیں گے میدم آپ مجھے اسمبلی۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یار ریکی صاحب۔

میرزا عبداللی ریکی: میدم! آپ مجھے اسمبلی کے فلور پر بتا دیں یہ کب ہوں گے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے خود ابھی دیکھا ہے کہ کچھ وقت سے اس پر کارروائی انہوں نے شروع کی ہے میرے خیال سے ایک ہفتے سے دس دن سے مختلف ڈسٹرکٹ کے یوگ ایڈوٹائز کر رہے ہیں تو اسیں انشاء اللہ آپ لوگوں کا بھی ہو جائے گا۔

ملک نصیر احمد شاہوی: صرف ہیلٹھ نہیں ہے ہیلٹھ میں تو اس پر ہنگامی بندیوں پر یہ بھرتیاں ہوئی چاہیے تھیں خاص کر کرونا کی وجہ سے لیکن یہ ساری آسامیاں خالی ہیں اس بڑے کرونا کو بھی ہم بغیر ڈاکٹر بغیر ویکسینیر جتنے بھی خاص کر دور دراز علاقوں میں یہ ساری خالی پڑی ہوئی ہیں تو میری ایک request ہے کہ کم از کم اگر باقی چیزوں کو، حکومت آسامی پر نہیں کر سکتی ہے دو ایسے ڈیپارٹمنٹ ہیں ایک ہیلٹھ ہے اور دوسرا ایجوکیشن ہے ان کو

ہنگامی بنیادوں پر انکی جو پوٹھیں ہیں ان کو fill کیا جائے یہ ضرورت ہیں ایسے حالات میں تو ان کو بہت سارے خاص کرہیں تھے میں بھرتیاں کرنی چاہئیں کہ وہ ڈاکٹرز جو un trand ہیں ان کو trand کرنا چاہیے تھے اب اگر آپ ڈرامائینٹر کی حالت دیکھیں کبھی بھارا گروہاں زنجیوں کی حالت گزشتہ دنوں وہاں ہم لوگ خود بھی گئے تھے کسی مسئلے میں ہم نے دیکھا کہ وہاں وینٹی لیٹر چلانے والا کوئی ٹینکیل بندہ نہیں ہے جب کوئی کام مرکزی جو ہمارا دارالحکومت ہے وہاں وینٹی لیٹر چلانے والا کوئی ٹرینڈ بندہ نہیں ملے گا تو واٹک میں کیا خاک ملے گا۔ جناب اپیکر اتنے پسے جب اربوں روپے ہم خرچ کرتے ہیں تو کم از کم سب سے پہلے انکی ٹرینگ ہونی چاہیے اور اس پر تو آپ رولنگ دے دیں کہ انکی بھرتیاں جنگی بنیادوں پر ہونی چاہئیں۔ لوگ مرتبے جائیں گے جب ویکسن کرنے والے لوگ نہیں ہیں وہاں ٹیسٹ کرنے والے لوگ نہیں ہیں ڈسٹرکٹس میں اور ہم بلوچستان کی روپورٹ دیکھتے ہیں کہ 54% تربت کی روپورٹ ہے کہ وہاں 54% لوگ کورونا میں متلا ہیں مگر ان ڈویژن کی یہ بات ہے جب آپکے ہر ضلع میں آؤٹی سے زیادہ آبادی کورونا میں متلا ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: میں اس پر اب رولنگ دیتا ہوں۔

مک نصیر احمد شاہوی: نآپ کا ڈاکٹر ہے نہ کوئی ویکسین پر ہے نہ کوئی ٹیسٹ کرنے والا ہے اس پر تو کم از کم حکومت جب ہم خرچے پر آتے ہیں تو دس دس۔۔۔

جناب ڈپٹی اپیکر: مک صاحب! میں اس پر اب رولنگ دیتا ہوں۔

مک نصیر احمد شاہوی: خرچ ہو چکے ہیں گزشتہ دنوں جب اختر حسین کے سوال کو آپ دیکھ لیں اس میں پتہ نہیں ثانی خریدی گئی ہے اس میں تاش کے پتے خریدے ہیں یہ جو بنیادی چیزیں ہیں ان کو تو کم از کم کرنا چاہیے

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ مک صاحب۔ سیکرٹری اسیلی اس پر آپ ڈیپارٹمنٹ کو ایک لیٹر بھیج دیں کہ ہیلتھ کی جو vacants پوٹھیں ہیں انکو جلد سے جلد پر کی جائے لیکن بنا یا جائے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) زادری کی صاحب! آپ کے دوسوال تو ہو گئے ہیں۔ نصر اللہ ذیرے صاحب اب اپنا سوال نمبر 135 اچھا یہ پہلا سوال آپ کا اتنا چلا۔

میرزا علی ریکی: جی نہیں دوسرا نہیں ہوا ہے کدھر ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: اچھا چلیں سوال نمبر 306 دریافت فرمائیں۔

میرزا علی ریکی: اپیکر صاحب! معذرت آپ جلدی جلدی ہمارے سوال کو بھی باعث کرنے کی کوشش کی

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 23 ستمبر 2020

☆ 360 میرزا عبدالریکی رکن اسمبلی:

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صلح واشک میں پی پی ایچ آئی کے ماتحت کل کتنے بی ایچ یوز ہیں نیزان میں تعینات ملازمین کی کل تعداد ان کے نام مع ولدیت، علاقہ اور جائے تعیناتی کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 28 اکتوبر 2020

جواب آخر پرنسپل ہے۔

پارلیمنٹی سیکرٹری صحت: جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

میرزا عبدالریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے دیا تھا صلح واشک میں پی پی ایچ آئی کے کل کتنے بی ایچ یوز ہیں ان کے نام جواب میں بالکل نہیں ہیں میڈم! یہ آپ نے بی ایچ یوز کے بھی نام دیے ہیں اور ان ملازمین کے بھی نام آپ نے دیے ہیں ٹوٹل ڈسٹرکٹ میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو صحیح ہے آپ کو جواب مل گیا ہے۔

میرزا عبدالریکی: اسپیکر صاحب! ذرا امیری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میرزا عبدالریکی: جواب آیا ہے جتنے بی ایچ یوز ہیں انکے نام بھی میں لیتا ہوں کچھ بی ایچ یوز میں جناب اسپیکر صاحب! میں خود جا کر میں نے visit بھی کیا ہے وہاں کوئی شاف نظر نہیں آتا ہے for exemple جناب اسپیکر صاحب! بی ایچ یو پاسی ہے میں نے خود جا کر visit کیا ہے بی ایچ یو جنگیان ہے وہاں پر میں نے جا کر visit کی ہے بی ایچ یو ہے گلگ مائلکل وہاں پر بھی میں نے جا کر چیک کیا ہے کوئی شاف وہاں پر کوئی نظر نہیں آتا ہے مہینوں مہینوں بند پڑے ہیں حتیٰ کہ یونین کوسل شنگر کے بالکل پیسمہ سے اس طرف میرا یونین کوسل شنگر ہے وہاں پر بھی میں نے جا کر چیک کیا ہے بی ایچ یوز دو تین بی ایچ یوز ہیں وہ بند پڑے ہیں میڈیم یہ گورنمنٹ سے تنخواہ لے رہے ہیں اس میں ان کا نام بالکل آپ نے مجھے دیا ہے یہ گورنمنٹ سے تنخواہ لے رہے ہیں ہیلٹھ کے حوالے سے یہ کیوں اپنی ڈیوٹی پر نہیں آ رہے ہیں اگر ڈیوٹی پر نہیں آ رہے ہیں ان لوگوں کو نوٹ دیں یا ان لوگوں کو suspend کریں آخر یہ بندے کہاں جائیں یہ بیمار جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے وہ اپنے ساتھ ہی ہسپتال ہے وہاں پر جاتا ہے مگر وہ ہسپتال جب جاتے ہیں بند پڑے ہیں جناب اسپیکر میڈیم کو بتا دیں یہ کیوں بند پڑے ہیں یہ تنخواہ لے رہے ہیں اس پر ایکشن کیوں نہیں لے رہے ہیں

وجہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکر یار کی میں صاحب جی میڈم

وزیر صحت: جناب اسپیکر صاحب میں شکر گزار ہوں کہ میرے محترم بھائی نے اس طرف توجہ دلائی ہے اور چند بی ایچ یوز کے نام بھی انہوں نے بتائے ہیں میں چاہوں گی کہ یہ مزید بھی ہمیں اپنے علاقے یہ جتنے بی ایچ یوز کی لست ان کو دی گئی ہے اس pinpoint کریں کہ کونے بی ایچ یوز میں لوگ نہیں آ رہے ہیں ہیں شاف نہیں آ رہے ہیں اور وہاں سے سرو سنبھلیں دی جا رہی ہیں مریضوں کو تو یہ یقیناً ہم اس کی تمام چیزیں معلوم کر لیں گے اور اس کے بعد محکم کو وہ تمام تفصیلات و جوابات سب ہم بتادیں گے انشاء اللہ۔۔۔

میرزادعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب میڈم بار بار تسلیاں دی جا رہی ہیں میڈم پلیز خدارا اس ہیلتھ کے اوپر آپ مجھے پلیز آپ میری بہن ہیں میرا دل درد کرتا ہے دکھ ہوتا ہے کہ میرے یہ بیمار کہاں جائیں اگر میڈم آپ سے کچھ ہوتا ہے خدارا اس اسمبلی کے سامنے مجھے یقین دلائیں اگر آپ سے کچھ نہیں ہوتا ہے کیونکہ آپ بے بس ہیں سارے اختیارات سی ایم صاحب کے پاس ہیں جام صاحب کے پاس ہیں جام صاحب نے ایک ڈی ایچ او لایا ہوا ہے عبدالصمد دوسرا پی ایچ آئی کا لایا تیور وہ آج تک پتہ نہیں واٹک میں کدھر ہے کہاں ہے یہ ہیلتھ کا نظام اس طرح چلے گا اس کو کہتے ہیں ہیلتھ کا نظام آپ کہتے ہیں بلوچستان ترقی کر رہا ہے بلوچستان کہاں ترقی کر رہا ہے ابھی تک ہیلتھ کے نظام میں یہ حالت ہے ہسپتال بند پڑے ہیں ہسپتال سارے بند پڑے ہیں ملازم پتہ نہیں کہاں پر اپنے کار و بار پر اپنے بنس میں لگے ہیں اس کو کہتے ہیں ترقی جناب اسپیکر صاحب اس کو نہیں کہتے ہیں یہ ترقی کا نشان نہیں ہے یہ دن بدن پیچھے جا رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب میں (مداخلت) آپ گذاں سے کیوں کر رہے ہیں آپ گورنمنٹ میں مٹھا آپ خود گورنمنٹ میں ہیں آپ جائیں احتجاج کریں آپ احتجاج کریں (مداخلت شور شور)

جناب مٹھا خان کا کڑ: جناب اسپیکر آپ کی مہربانی ہو گی میری کرسی بالکل ٹوٹی ہوئی ہے میں نہیں بیٹھ سکتا ہوں میرا کمر بھی درد کر رہا ہے دوسری کرسی میرے لیئے کرو آئیندہ کے لئے میں ادھر بیٹھ جاؤں گا ابھی میں اپنا کاغذ نکال دوں گا۔

میرزادعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ حال ہے، پھر بھی کہتے ہیں یہ بلوچستان اسمبلی کا یہ حال ہے پھر آپ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں ہم نے ترقی ہی ترقی کیا ہے۔ یہ حال ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں زادر کی میں صاحب۔ Order in the House

- شاہینہ کاٹر:** یہ ہمارے پارلیمانی لیڈر کی جگہ ہے آپ کم از کم کسی اور جگہ میں بیٹھ جائیں۔
میرزادعلی ریکی: اُنھیں بھائی اُنھیں۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** اس طرح آپ اپنی مرضی سے کرتی change نہیں کر سکتے۔ آپ کے نام پر جو chair allot ہے آپ اُسی پر بیٹھ سکتے ہیں۔ کاروائی کی طرف آتے ہیں۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 351۔
- میرزادعلی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب میڈم کو بولیں میرے سوال کا جواب دیں۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** میڈم نے آپ کو یقین دہانی کروادی، انھوں نے کہا اچھا کیا آپ نے جو یہ بات highlight کی۔ اس پر میں action لونگی اور ساری detail میں منگواؤں گی۔ میرے خیال سے آگے آ جاتے ہیں۔

Question No.351

جناب نصراللہ خان زیرے:

- ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری ہمیلتھ)۔
نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 8 ستمبر 2020ء
- جواب پڑھا ہوا التصور کیا جائے۔
- کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2020-21 کے بجٹ میں ضلع کوئٹہ و گردنواح میں RHC سینٹر اور BHUs کے قیام کیلئے فنڈ/ رقم مختص کی گی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کل کس قدر رقم مختص کی گی ہے نیزان مرکز صحت کے نام، علاقہ، اور لاگت کی تفصیل بھی دیجائے؟

وزیر صحت: اس ضمن میں تحریر ہے کہ حکومت بلوچستان نے مالی سال 2020-21 کے بجٹ میں ضلع کوئٹہ و گردنواح میں آرائیچی ایچ یو ز کے قیام کیلئے 265.00 میلین فنڈ زار رقم مختص کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مگر یہاں پر تو لکھا ہوا آرہا ہے کہ جواب۔ یہ ہے بعد میں میرے خیال میں موصول ہوا۔ ہو گا ٹھیک ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Basic Health اسپیکر صاحب۔ میڈم! آپ نے 9 Basic Health Units، 2021ء میں یہ کمکمل طور پر تعمیر ہوئے ہیں، اس کے علاوہ ان کے لیے آپ نے پوٹھیں رکھی ہیں، اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے Basic Health Units میرے حلقے میں، میں نے آپ سے پہلے بھی

buildings کی تھی کہ Basic Health Units چار، پانچ سال سے وہ humble request خالی پڑی ہیں، پوٹھیں منظور ہیں وہ پوٹھیں کہاں گئیں، request ا کہ آپ کمپنی بنالیں۔ DG اور سیکرٹری کو بُلا لیں کہ یہ پوٹھیں کہاں غائب ہو گئیں وہ اُسی نام سے پوٹھیں تھیں Basic Health Units جو تھا جو میرے حلقة میں ہے، منظور ہوئی اب وہ غائب ہو گئی، I request kindly | request کہ آپ ایک meeting کرتا ہوں گے اور DG، DHO کو، مجھے بھی بُلا لیں، میں آپ سے personal request کرتا ہوں کہ وہ پانچ سال سے لوگ کھڑکیاں لے کر جا رہے ہیں، کوئی کیا لے کر جا رہا ہے، اس پر میں آپ سے request کرتا ہوں۔

ڈاکٹر بابہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری ہمیلتھ): جناب اپیکر! یہ اس question کا جواب answer ہے That came at the last moment اور آپ کو ہم نے provide کیا کیونکہ آپ نے یہ سوال کیا تھا آپ ایک معزز رکن ہیں تو ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ اسکو آپ کو answer نہ کیا جائے۔ لیکن اسکی جو details ہیں وہ جیسے ہی department کو provide کر دیں گے۔ جہاں تک آپ نے ذکر کیا کہ posts کی بات ہے۔ تو یہ bifurcate ہونے کے بعد ہمارے priority list ہے اُس میں ایسے سارے BHUs شامل ہیں جن کی buildings موجود ہیں لیکن یا تو approve staff ہو چکا ہے یا approve نہیں ہوا ہے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو دوبارہ اس فلور پر یقین دہانی دلار ہی ہوں اپنے معزز بھائی کو کہ انشاء اللہ تعالیٰ جوانوں نے جو meeting کا کہا ہے بہت جلد ہم وہ meeting رکھ لیں گے، اُس میں یہ ساری اپنی reservations share کر لیں اور ہم جو اُس پر کام کر رہے ہیں وہ بھی ہم ان کو بتادیں گے اور ان کی چیزوں کو priority پر لے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جی شکریہ میدم۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جی نصراللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 443 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ایک تو میں نے آپ سے request کی ہے آپ meeting کی ہے آپ بُلا لیں، وہ پھر آپ مجھ سے وعدہ کر لیں اگر next week meeting call کر لیں پہلے سوال کے جواب میں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: آپ Chair کو address کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Question No. 443

443 جناب نصراللہ خان زیرے کی تاریخ 25 مئی 2021 میں نوش موصول ہونے کی کہنی اسے میں:

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں تعینات کردہ ڈاکٹروں کے تعداد کی ہسپتال وار تفصیل دی جائے نیز مذکورہ ہسپتالوں میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کل کتنے مریضوں کا علاج و معالجہ اور آپریشن کیا گیا ان کے نام بمعہ ولدیت اور آپریشن کی نوعیت کی ہسپتال وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول نہیں ہوا۔

ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری ہمیلتھ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ محرک کو اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: یہ جواب کہاں پڑھے، اس کا جواب تو نہیں آیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کا جواب تو موصول نہیں ہوا ہے، یہاں بھی لکھا ہوا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: اس کا جواب تو نہیں آیا ہے۔ یہ کیا لکھا ہوا ہے، میں نے صلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز کی تعداد کی اسپتال وار تفصیل دی جائے۔ یہ مجھے نہیں ملا ہے اس میں میڈم آپ کے پاس ہے؟

ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری ہمیلتھ): جناب اسپیکر صاحب! ان کو یہ provide کیا گیا ہوگا، یہ ہم نے اسمبلی کو آج دیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں مجھے تو یہ تھما دیا گیا ہے ہاتھ میں، اس میں تو کوئی کسی کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔

ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری ہمیلتھ): اگر محترم محرک اس کو پڑھ لیں تمام letters کو دیکھیں اس میں بہت زیادہ detail مانگی گئی ہے، بہت زیادہ data extensive data مانگا گیا ہے۔ تین سالوں میں کتنے patients کو تمام صلعی Head Quarter Hospitals treat میں کیا گیا ہے اور تمام ڈاکٹرز کی تعیناتی انہوں نے پوچھی ہے more than 6.1 million ، in this duration patients have been treated in district hospitals according to the health management information system. اگر اس کے حساب سے ہم دیکھیں انہوں نے بمعہ ولدیت اور ہر چیز پوچھی ہے تو اس میں تھوڑا سا ثانم گلتا ہے، کیونکہ سارے district data کا اتنا لے کر آنا کیونکہ کچھ patients سے hospitals

بھی ہے کچھ ہمارے پاس digitalized manual data ہے، ہم ان کو جیسے ہی یہ compile ہو جائے provide کر دیا جائے گا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: مسٹر اپیکر! میں نے ضلع کی اس لیے، مجھ سے پہلے میرے دوست نے کہا تھا کہ آپ کے جتنے بھی district hospitals میں وہاں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے، کوئی hospital active نہیں ہوئے ہیں جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہیں وہاں operation نہیں ہوتے حالانکہ وہاں ڈاکٹر زسرجن وہاں پر ہیں، فرنیشن وہاں پر تعینات ہیں، وہاں پر سب کچھ ہونا چاہیے تھا، اس لیے میں نے district hospitals سے متعلق سوال پوچھا ہے کہ کیا قلعہ سیف اللہ کے ڈسٹرکٹ جو ہیئتہ DHQ Hospital ہے وہاں کے کتنے operation ہوئے، خاران میں کتنے ہوئے، خضدار میں کتنے ہوئے؟ یا سب burden کوئی پرآ جاتا ہے۔ اسی لیے میں نے پوچھا ہے district hospitals سے متعلق۔

ڈاکٹر ربابہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری ہیئتہ): محترم اپیکر! میرے خیال ہے تھوڑی سی information کرنے کی ضرورت ہے ممبران کو، operations بالکل ہو رہے ہیں ہمارے updated hospitals میں کیونکہ جب ہم نے وہاں پر surgeons کو بھی تعینات کیا ہے، کچھ ڈسٹرکٹ میں شاید ہم اس طریقے سے provide نہیں کر پا رہے جس طرح ہمیں کرنی چاہیے ڈیپارٹمنٹ کو، لیکن مزید جو ہے ہمارے ڈسٹرکٹ میں یہ provide کی جا رہی ہیں، بہت بڑی بڑی surgeries بھی ہو رہی ہیں، اگر چاہیں گے تو ہم ان کو وہ تفصیل اور data دے دیں گے، اسی لیے میں نے کہا کہ یہ ایک data کا ہے، ہوتا تو کوئی ایسا issue past three years ہوتا تو کوئی digitalized surgeries ہوئی، اگر کوئی specific patients ہوئی، اگر کوئی specific surgeries ہوئی، اگر کوئی specific facilities ہوئی، اگر کوئی tertiary care hospitals ہوئی تو ہم وہ specific چیز پہلے معلوم کر کے ان کو بتا دیں گے کسی ایک generalized data چاہیے تو context میں اگر پوچھ رہے ہیں۔ اگر data generalized data کے لیے تو تھوڑا ہمیں ٹائم ان کو دینا پڑے گا۔ تو یہ انشاء اللہ تعالیٰ ڈسٹرکٹ میں پہلے بھی اس فلور پر بات کر چکی ہوں کہ ڈسٹرکٹ میں health facilities کو بہتر کرنے ہماری priority ہے۔ کیونکہ ہمیں پتہ ہے سارا load پھر tertiary care hospitals department bifurcate ہے یقیناً بہتری آئے گی انشاء اللہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ٹھیک ہے اس کا جواب اگلے سیشن میں آجائے تو بہتر ہو گا۔ thank you

جناب اسپیکر: جی جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 407 دریافت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔ Question No, 407

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 2 دسمبر 2020ء:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال پشین میں موجود ایوب لینس کی کل تعداد کس قدر ہے اور ان میں سے کتنے فعال اور غیر فعال ہیں تفصیل دی جائے نیز کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں کی گئی ایک سروے کے مطابق مذکورہ ہسپتال میں ایوب لینس کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے تفصیل بھی دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ: جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 جنوری 2021ء

اس ضمن میں تحریر ہے کہ میڈیکل سپرینٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال پشین نے تحریر کیا ہے مذکورہ صلعی ہسپتال میں 3 عدد ایوب لینس ہیں اور تینوں فعال ہیں مزید یہ کہ محترمہ شاہینہ کا کڑ رکن اسمبلی نے ستمبر 2020ء میں ایک نئی ایوب لینس ہسپتال بنا کو فراہم کی ہے تفصیل ختم ہے اسمبلی لا بصری میں ملاحظہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ: جواب پڑھا ہوا القصور کیا جائے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! اس میں ہمیں نے پوچھا ہے کہ District Health Hospital پشین میں ایوب لینس کی تعداد میں نے پوچھی ہے جس میں جواب ملا ہے کہ جو فعال ہے، جو use میں ہیں وہ تین عدد ایوب لینس ہیں، جس میں ایک محترمہ شاہینہ کا کڑ صاحبہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک ایوب لینس دی ہے، جب کہ جناب اسپیکر صاحب، ابھی سے کوئی آدھا گھنٹہ پہلے میں نے بندے کو بھجوایا ہے اور میں نے کہا کتنے فعال ہیں تو انہوں نے مجھے کہا باقاعدہ فوٹو بھیجی ہے کہ ایک ایوب لینس فعال ہے اور باقیہ سب غیر فعال ہیں تو اتنی غیر سنجیدگی اور جو جواب ہے وہ ہمیں مل رہا ہے کہ تین عدد فعال ہیں۔ جب کہ وہاں پر ایک عدد ایوب لینس فعال ہے وہ بھی جو محترمہ نے دی ہے۔ تو وہاں پر آپ نے لکھا ہے کہ اگر آپ کو picture چاہیے، میں آپ کو WhatsApp کر دیتا ہوں، ایک تو اینٹ پر کھڑی ہے، اور ایک کا تو ٹائسر ہی نہیں ہے، اور دوسرا جناب اسپیکر صاحب کہ اتنا District Hospital نو لا کھ کی آبادی وہاں پر ہے، اب نو لا کھ کی آبادی میں ایک ہی ایوب لینس وہاں پر چل رہی ہے لوگوں کو serve کر رہی ہے، تو کیا یہ Health Department کو نظر نہیں آ رہا کہ اتنی بڑی آبادی اتنا بڑا ڈسٹرکٹ اور ایک ایوب لینس وہاں پر کام کر رہی ہے۔ اور دوسرا جناب

اپیکر صاحب! پچھلے سیشن میں جو اس سے پہلے تھا اُس میں ہمارا ایک سوال Health کے حوالے سے میں میڈم سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر پینے کا پانی بھی میر نہیں ہے، میڈم نے کہا کہ PSDP میں آجائے گا اور یہ ہم ٹیوب ویل لگادیں گے۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا وہ میئنے گز رگنے یہاں پر میڈم نے اس ہاؤس کے فلور پر کہا تھا کہ بالکل پانی کا مسئلہ حل کریں گے، dialysis کی مشین لگ گئی ہے، لیکن اس کے لئے پانی نہیں ہے۔ dialysis کی مشین لگ گئی ہے اُنکے لئے آلات کوئی نہیں ہے لوگ باہر سے جا کے 2 ہزار 3 ہزار کا سامان اُدھر سے لیکر آتے ہیں۔ Specialized Doctors کی میں نے list کی ہے اُنکو کہ یہ ڈاکٹر زہمیں درکار ہیں جس کے بعد محترمہ نے meeting کی ہے meeting کے بعد نہ کوئی transfer ہوا ہے نہ کوئی ہوئی نہ اُس پر کوئی خاطرخواہ کام ہوا ہے۔ تو یہاں پر صرف سوال جواب ایک debate چل رہی ہے میرے خیال سے تو ہم یہاں سوال کرتے ہیں وہاں سے ہمیں جواب آ جاتا ہے پھر آپ نے کیا نہ ہم نے کیا۔

جناب اپیکر صاحب! ہمارے پیشین میں BHU ہے تو رہشاہ اُس کا کوٹھ کم ہوا تھا میں پچھلے ایک سال سے DG کے پیچھے بھاگ رہا ہوں کہ بھائی وہاں patient زیادہ ہیں کوٹھ بڑھائیں۔ بس میں ابھی اگلے میئنے میں کر دوں گا اگلے میئنے کر دوں گا۔ پھر محترمہ نے meeting میں بلائی ہے DG صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہاں کے زمہ وار بیٹھے ہوئے تھے، دو میئنے گز نے بعد بھی وہ کوٹھ نہیں بڑھا۔ تو یہ health department کی طرف جا رہا ہے؟ اگر اس طرح ہی چنان ہے پھر تو آسان ہے ہم media کو لیکر جائیں گے وہاں آپ کی جو وہاں پر جو کوتا ہی ہے جو خامیاں ہیں اُس کو ہم media کے سامنے بلا کیں گے۔ یہاں پر اس floor پر بات کرنے کا کوئی جواز نہیں بتا ہم یہاں پر سوال لے کر آتے ہیں انتظار کرتے ہیں 6 میئنے کے بعد ہمارا سوال آتا ہے پھر دو میئنے کے بعد اُس کا جواب آتا ہے پھر جواب آنے کے بعد بھی ایک معزز ممبر ہمیں مطمئن کرتا ہے کہ جی انشاء اللہ ہو جائے گا۔ اُس کے باوجود بھی اگر اس پر اثر نہ ہو پھر تو یہاں بیٹھنے کا یہ سوال جواب کرنے کا فائدہ پھر تو کوئی نہیں پڑتا محترمہ۔ تین ambulance کا جناب اپیکر! کہا ہے ambulance 1 فعال ہے 2 غیر فعال ہیں اب یہاں پر جواب میں لکھا ہے کہ تین ambulance فعال ہے جبکہ وہ فعال نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: چلیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محمد صحت: جناب اپیکر صاحب!

جناب اصلاحی ترین: اس سے آپ اندازہ لگائیں health department کا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محمد صحت: میں بہت شکرگزار ہوں اپنے اپوزیشن کے ممبران کی اپنے محترم

بھائیوں کی انکے انہیں سوالوں کی وجہ سے ہم زیادہ باریک بینی سے ان چیزوں کو دیکھ پاتے ہیں اور جو point out کرتے ہیں یہ چیزیں جو خامیاں جو کمزوریاں جو کوتا ہیاں department کی طرف سے ہم اُس کو دیکھ رہے ہیں اُنکو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یقیناً time لگ جاتا ہے ان چیزوں کو ٹھیک کرتے کرتے۔ اس 3 سال سے شاید میں یہاں نہیں تھی لیکن یہ تمام بگاڑ جو ہیں 3 سالوں کا تو نہیں ہے یقیناً اس میں کوئی 65، 60 سال تو لگ ہی گئے ہیں اس بگاڑ تک پہنچے میں۔ اب ہم اس کو ٹھیک کرنے کیلئے اگر ہم ۔۔۔ (مداخلت)۔ 60 سال تو نہیں لگیں گے اللہ تعالیٰ آسانیاں فرمائیں گے نیتوں کا اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے اور جو کوشش کی جاتی ہے اُس کے حساب سے بھی ہماری کوشش ہے کہ جلد از جلد کتنے tenure اللہ تعالیٰ نے ہمارا لکھا ہے اُس میں ہم کچھ بہتری لے آئیں۔ تو یقیناً دیکھیں میرے بھائی نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ انکی meetings پر complaints میں کرتی رہی ہوں۔ اور workplan tasks میں یا جو relevant Officer کو اگر یہ چیزیں نہیں ہو رہی تو دیکھیں اتنا time انتظار کرنے کے بعد floor پر اس بات کو لے کر آنے سے بہتر تھا کہ میرے بھائی جیسے انہوں نے کہا کہ یہاں floor پر پھر فائدہ نہیں بات کرنے کا تو یقیناً جب ہم نے meeting جیسے کی تھی اُسی طرح ایک اور meeting ہم کر لیتے۔ اُس میں ہم ان چیزوں کو دیکھ لیتے تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور ہم مسئلے کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں مسائل کے حل کیلئے کام کر کے۔ یقیناً مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ سے کہ ہم کوشش کرنے میں کامیاب ہونگے اور چیزیں بہتری کی طرف کی آجائیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میڈم۔ میرے خیال سے اگلے سوال کی طرف آجائیں۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں جناب اسپیکر صاحب! اس سوال کے حوالے سے یعنی جناب اسپیکر صاحب! CM صاحب نے ایک سال قبل با قاعدہ District Hospital Pishin کا visit کیا وہ فوٹج پڑی ہے وہ video پڑی ہے اگر ہے تو میں آپ کو ٹھیک دوں گا محترمہ کو ٹھیک دوں گا جس پر جام صاحب نے خود یہ کہا کہ جی کو بلا یا جائے اور یہاں پر فی الفور ٹیوب ویل لگایا جائے اور پانی کا مسئلہ حل کیا جائے۔ ایک سال ہو گیا ہے جناب اسپیکر صاحب! صرف یہ ہے کہ قصور ہمارا یہ ہے کہ اپوزیشن کا حلقة ہے اور کوئی قصور نہیں جناب اسپیکر صاحب! قصور ہمارا یہ ہے۔ کیا محترمہ اس بات کو وضاحت دے سکتی ہے کہ 9 لاکھ کی آبادی کا ڈسٹرکٹ اور ایک ambulance وہ بھی میڈم نے دیا ہے میڈم شاہینہ نے دیا ہے۔ مجھے آپ بتائیں 9 لاکھ کے آبادی کے مریض کتنے ہوں گے؟ 9 لاکھ کی آبادی پر ایک چیزیں ٹھیک ہو رہی ہے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ

اُس پر حم کرتا ہے جو اپنے آپ پر حم کرے جو اپنے آپ پر حم نہیں کرتا جو محنت نہیں کرتا اللہ اُس پر حم نہیں کرتا۔ دیکھیں جناب آپ ایک زمدادار ہیں آپ head department کی head ہیں وہاں بیٹھی ہوئی ہیں میں نے meeting chair کی آپ کے ساتھ اسکے بعد کوئی بھی اُس کا result نہیں آیا کوئی بھی ایک result بھی نہیں آیا۔ بس وہ کاغذی کارروائی ہے با بوصہ جان بیٹھے ہوئے ہیں دستخط ہو گیا لکھ لیا جب دروازہ سے باہر گئے میں نے کیا نہ آپ نے کیا۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم کہاں روئیں؟ کہہ بیٹھے کس کو دردستا کیں؟ آپ آئیں ہمارے hospital میں آئیں کیا حالات زار ہے ایک bandage کے علاوہ کہ پڑی کرو اور وہ بھی ادویات نہیں ہے۔ ادویات کی میں نے پورا حساب کتاب دیا کہ کتنے آپ ہمارے قرضدار ہیں ادویات میں یہ یہ specialist ہمارے پاس نہیں ہیں اس اس مجموعوں میں نہیں ہے وہ میں نے تفصیلات آپ کو دیتے ہیں۔ اور پانی کی تفصیل میں آپ کو سارے دیتے ہیں مجھے محترمہ بتائیں ایک بھی بتائیں کہ اس میں نے یہاں پر کوئی action لیا؟ مجھے بتائیں محترمہ۔ صرف کھڑی ہونے سے اللہ تعالیٰ ہم پر حم کرے۔ آپ پر حم کرے۔ لیکن پہلے ہم اپنے آپ پر تو حم کریں۔ جب ہمیں کام ہی نہ آتا ہوا اور حم ہم پر کیوں کہتے ہو کہ حم و کرم پر چھوڑیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ اصغر ترین صاحب۔ میرے خیال سے اگلے سوال کی طرف آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نصیر احمد شاہ ولی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 433 دریافت فرمائیں۔

☆ 433 ملک نصیر احمد شاہ ولی صاحب کی تاریخ 7 اپریل 2021ء کا مطلوب موصول ہونے کی تاریخ:

کیا وزیر صحت از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

جنوری تا مارچ 2021ء کے دوران پولیو ہم پر آمدہ اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت: جواب تو ابھی موصول ہوا لیکن۔ اس بارے میں تحریر ہے کہ جنوری تا مارچ 2021ء کے دوران پولیو ہم پر گورنمنٹ کی طرف سے پولیو پر کوئی خرچ نہیں ہوا۔ تاہم Donor Agencies ایک ہفتے میں تفصیل سے رپورٹ ارسال کریں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت: محترم اسپیکر صاحب! اگر اجازت دیں تو میں اصغر صاحب کے سوال کا جواب دوں۔

ملک نصیر احمد شاہ ولی صاحب: جواب میں یہ ہے کہ ایک ہفتہ میں Donors اپنی تفصیل دیں گے تو پھر تفصیلی رپورٹ آئے گا جواب میں اسی طرح ہے کہ حکومت نے کوئی خرچ نہیں کیا ہے لیکن Donors جو ہیں ایک ہفتہ میں اپنی تفصیل دیں گے یہ پولیو کمیں نے اخراجات مانگے ہیں تو پھر ہم تفصیل دیں گے تو میں نے کہا پھر اس

کو Donors کی تفصیل آنے کے بعد ہی پھر وہ تمیں بتائیں گے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے جب تفصیل آجائے اُس کے بعد پھر اس کو۔

مُلک نصیر احمد شاہواني: کچھ بھی نہیں ہے تو پھر خوانخواہ اس کو کیوں جواب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ آپ کا سوال جو ہے next session کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے مُلک صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: خوراک کے حوالے سے زا بدل علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 363 دریافت فرمائیں۔

نُوش موصول ہونے کی تاریخ 23 نومبر 2020:

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع واشک کیلئے سال 2018 اور 2019 کے دوران کس قدر ریٹریٹ ٹن گندم کی خریداری کی گئی نیز کیا یہ درست ہے کہ خرید کردہ گندم مذکورہ ضلع کے عوام میں سرکاری نرخ پر فروخت کی گئی اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کے نام مع ولدیت علاقہ اور قیمت فی بوری کی تفصیل بھی دی جائے؟

جناب خلیل جارج: جناب اسپیکر!

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

جناب خلیل جارج: جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

وزیر خوراک:

بیہاں اس امر کا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہے کہ سال 2018 اور 2019 کے دوران مکملہ خوراک حکومت بلوچستان نے گندم کی خریداری نہیں کی۔

حاجی زا بدل علی ریکی: منسٹر کہ ہر ہے؟ Sir?

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں آپ کا جواب سے مطلب ہے کہ منسٹر سے مطلب ہے؟

حاجی زا بدل علی ریکی: منسٹر آجائے مجھے منسٹر سے question کرنا ہے۔

جناب خلیل جارج: آپ کو جواب مل گیا ہے۔

حاجی زا بدل علی ریکی: منسٹر آجائیں۔

جناب خلیل جارج: آپ کو پتہ ہے کہ اُنکی والدہ فوت ہوئی ہے۔

حاجی زا بدل علی ریکی: منسٹر آجائیں sir اُس مکملہ کا منسٹر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اُس کی والدہ فوت ہوئی ہے۔

حاجی زا بدلی ریکی: ٹھیک ہے sir میرا سوال defer کریں مسئلہ نہیں ہے فسٹر آ جائیں میرا سوال دے دیں sir۔۔۔ (داخلت)۔ Sir فسٹر ہونا چاہیے کہ جناب اسپیکر صاحب فسٹر مجھے جواب دے دیں۔

جناب خلیل جارج: یہ کوئی مشکل جواب نہیں ہے۔ ہم دے سکتے ہیں۔

حاجی زا بدلی ریکی: تو فسٹر نہیں ہے۔ فسٹر اگر نہیں ہے میرا سوال defer کریں ٹھیک ہے مجھے اعتراض ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں خوراک کے سارے سوالات اگلے session کیلئے defer کئے جاتے ہیں۔

حاجی زا بدلی ریکی: دوسرا جناب اسپیکر صاحب! میڈم سے میں کہتا ہوں کہ پہلے بھی میڈم نے مجھے یونس اور اصغر ترین کو اپنے office میں بیلا یا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ ختم ہو گیا ہے۔

حاجی زا بدلی ریکی: نہیں سر! میڈم کو ایک request ہے میری۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ پھر بعد میں جا کے اُنکے دفتر میں سوال کریں۔

حاجی زا بدلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آپ میڈم کو یہ بتا دیں کہ تمام سیکرٹریز کو بلا کیں ہمیں بھی بلا یں DHOs کو بھی بلا کیں health کا نظام بیٹھ کے ایک دفعہ پھر meeting کریں گے یہ مسئلہ حل کریں کہ یہ کیا وجہ ہے کیا health کا نظام کیوں اس طرح ہو رہا ہے؟۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ جب بھی جائیں میڈم کے پاس آپ ان سے meeting کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جناب مکھی شام لال صاحب آپ اپنا سوال نمبر 506 دریافت فرمائیں۔

☆ 506 مکھی شام لال لای:

کیا وزیر اقتصاد امور از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 2018ء تا 2021ء کے دوران اقتصادی برادری کی فلاخ و بہود سے متعلق کون کون نے ترقیاتی اسکیمات کن کن اصلاح میں شروع کیے گئے ان کے نام اور مختصر کردہ لائلگت کی منصوبہ وار تفصیل دی جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ صرف سوال نمبر پڑھیں پورا سوال نہ پڑھیں۔

مکھی شام لال: سر! سوال نمبر تو میں نے پڑھ لیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو ماحولیات کے کون؟ مٹھا خان کا کثر۔

مکھی شام لال: سرایہ ماحولیات نہیں minority ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مکھی شام لال کا سوال پہلے آگیا اُس کے بعد پھر مٹھا خان کا کڑ والا آجائیکا آپ جو ہے 506 مکھما قتنی امور کا آپ جواب دیں۔

جناب خلیل جارج (پارلیمانی سیکرٹری اقیتی امور): sir completely تفصیل ہم نے بیان کی ہے آخر میں مسلک ہے تفصیل پوری۔ جس جگہ minorities پر کی جتنی بھی انہوں نے تفصیل مانگی ہے وہ ہم نے دے دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مکھی شام لال صاحب آپ کو جواب مل گیا ہے؟

مکھی شام لعل لاسی: سر! میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں جو میں نے مانگا ہے اس میں وہ ان لوگوں نے دیا ہی نہیں ہے۔ میں نے 2018ء سے لے کر پورے detail مانگا ہے۔ ایسی اسکیم میں ان لوگوں نے 2021ء کا توزیر کیا ہے۔ اور 2020ء تک بھی ایسی اسکیم ہیں جن کا ان لوگوں نے نام تک بھی نہیں ڈالا ہے۔ یہاں پر ان کی تعداد نہیں لکھی ہے جب کہ وہاں پر اسکیم میں زیادہ ہیں۔ اور ان لوگوں نے یہاں پر کم show کیے ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی میں گیا تھا ہر نامی میں اسکیم ہے کوئی ڈیڑھ کروڑ کا ہے جی وہاں پر ان ہندو برادری نے پہلے ایک تو ویسے ہی تکلیف میں تھے کہتے ہیں کہ جی آپ چل کے دیکھ لیں کہ جو ہم لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اُدھر 15 لاکھ روپے کا کام بھی نہیں ہوا ہے اس اسکیم پر۔ اور وہ سارے پیسے پورے ہو گئے برابر ہو گئے جوں ختم ہو گیا۔ اس کے علاوہ جو میں نے ان کو کہا تھا کہ مجھے یہ آپ detail دے دیں کہ بھائی فنڈ برابر ہو گئے جوں ختم ہو گیا۔ اس کے علاوہ جو میں نے ان کو کہا تھا کہ مجھے یہ آپ detail دے دیں کہ کتنے چیک آپ لوگوں نے غریبوں میں تقسیم کیے ہیں؟۔ وہی چیک تقسیم کسی کا ذکر نہیں ہے، کسی کا نام نہیں ہے خالی یہ بتا دیا کہ بھائی یہاں ہیلٹھ میں اتنا دے دیا، یا ترا کے لیے چار کروڑ دے دیئے۔ یہ different قسم کی جو ہم نے یہ detail مانگی، وہ تو ان لوگوں نے دی ہی نہیں ہے۔ اور یہ یا ترا کے لیے اتنے پیسے غریبوں میں تقسیم کیے تھے اُن کے چیک کدھر ہے۔ اُن کی details کدھر ہے اور وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ایک روپیہ بھی ملا نہیں ہے۔ اور ایسے صاحب حیثیت لوگوں کو ان لوگوں نے پیسے دیئے ہیں پانچ پانچ لاکھ روپے تقسیم کیے ہیں جیسے کہ وہ بندر بانٹ کی ہے اُن لوگوں نے۔ اور وہ detail مجھے کیوں نہیں دے رہے ہیں اس میں تو کچھ بھی detail نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مشریع خلیل جارج۔

جناب خلیل جارج (پارلیمانی سیکرٹری اقیقی امور): سر! میں تفصیلی جواب دیتا ہوں بالکل ان کو تفصیلی جواب دیا گیا ہے جو انہوں نے اسکیموں کے بارے میں پوچھا ہے۔ جہاں تک سرچیکس کی بات ہے چیکس ہمارے approved ہو گئے ہیں لیکن چیک بن گئے ہیں ابھی تک ہم نے issue نہیں کیے ہیں۔ کیوں کہ چیکس بہت زیادہ تھے کوئی پانچ، چھ ہزار کے تقریباً تھے، بینک سے چیک بکیں آتے بھی لیٹ ہو جاتی ہیں تو چیک ابھی تک ہم نے واقعی نہیں دیے ہیں لیکن جو medical needy people, proof میں، میرج میں، ہیاتھ میں، جتنے بھی approved چیک کر کے سارے۔۔۔۔۔ (مداخلت)

مکھی شام لعل لاسی: سر! ان لوگوں نے کوئی list نہیں دیا آپ نے تو خالی مجھے data دیا کہ ہم نے ہیلتھ میں اتنا دے دیا۔ آپ نے کروڑوں روپے خرچ کر دیے۔ آپ لوگوں کے ذات کا تو پیسہ نہیں تھا پیسہ تو گورنمنٹ کا تھا جو آپ لوگوں نے خرچ کیے مجھے detail کیوں نہیں دے رہے ہیں آپ لوگ؟۔ میرے پاس proof ہے کہ آپ لوگوں نے اس میں اس department نے مختلف لوگوں کے چیک نام سے لکھے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مکھی شام لعل! آپ cross direct address کریں Chair کو question نہیں کریں۔

مکھی شام لعل لاسی: ٹھیک ہے سر۔ اتنا ان لوگوں نے بے قاعدگی کی ہوئی ہے مفت میں لوگوں کے جن کے من پسند لوگ ہیں۔ جو WhatsApp group جن لوگوں نے بنایا ہوا ہے جوان کی واہ کرتے ہیں جو خوشامدی کرتے ہیں ان کو پانچ لاکھ روپے دے دو، ایک لاکھ روپے دے دو۔ یہ سارا اسی قسم کا ان لوگوں نے system بنایا ہوا ہے۔ جو مستحقین ہیں ان لوگوں کو پیسے نہیں ملے ہیں اور یہاں پر آپ خود کیھیں ایک بھی چیک کا نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ان کا details چاہتے ہیں۔ ابھی تو آپ نے اسکیمات کا details مانگا ہے اور انہوں نے دیا ہے آپ کو۔

مکھی شام لعل لاسی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے دونوں questions کیے ہیں جو اسکیمات کی جو اسکیم ہے وہ بھی ان لوگوں نے غلط show کیے ہیں جو اسکیمیں ہیں وہ پوری ان لوگوں نے ہمیں نہیں بتائی گئی ہے کہ اس میں کتنی ہے اور وہ کم بھی show کی ہوئی ہے۔ اور دوسری بات ہے کہ وہاں پر ابھی ایک ان لوگوں نے نانی مندر کے سر ان لوگوں نے سیور ٹچ کا لکھا ہے، پانچ کروڑ۔ میرا عرض ہے کہ آپ کمیٹی بنائیں میں جا کے proof کرتا ہوں اُس میں ہمیں ممبر کھیں کر دیں اور کم بھی نہیں ہوا ہے وہاں پر۔ تو یہ کہ

بندر بانٹ کرنا ان لوگوں کو پیسے کھانے کیوں اس طرح؟ ایسے کمیٹی بنائیں اور ایک تفصیل مانگی وہ کہہ رہا تھا کہ 6 ہزار چیکوں میں سے اگر تین ہزار چیک اتنا percent ہے جو ان لوگوں نے دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ایک بار معزز رکن کا جواب سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: اگر یہ جواب completely San لیں گے تو ان کو پتہ چل جائیگا یہ آپ کو سب کو علم ہے کہ یہ میرے دور کے نہیں ہیں پرانے دور کے ہیں، ٹھیک۔ on just hold اگر آپ ابھی بیٹھیں گے تو میں ضرور آپ کو جواب دوں گا۔

کمیٹی شامل لعل لاسی: جی میں بیٹھو گا آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: اس میں جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب اس میں complete تفصیل ہے۔ اور اس کی ایک کمیٹی بنی ہے کوئی ایک فرد جو پارلیمانی سیکریٹری یا منستر ہوتا ہے اُس کی کوئی signature کے نہیں ہوتی ہے۔ ہم authority کرتے ہیں اخبار میں کہ جو غریب minorities کے لوگ ہیں وہ اپنی اپنی application office میں جمع کرائیں۔ جب بھی وہ office میں جمع کراتے ہیں اُن applications پر detail سے بات چیت ہوتی ہے پھر کمیٹی اس کو approve کرتی ہے۔

کمیٹی شامل لعل لاسی: سر! میں تو وہی تھوڑی سی آپ کی بات، ہم تو یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ نے کچھ کیا ہے۔ آپ کی جو کمیٹی بنی ہے جو آپ لوگوں نے چیک دیئے ہیں۔ ہم تو اُس کی تفصیل مانگ رہے ہیں جن لوگوں کو آپ لوگوں نے چیک دیے ہیں وہ اُن چیکس کی list دیں۔ کمیٹی تو بیٹھ کر سارا یہ کام کر رہی ہے۔ سیکریٹری بھی اس میں involve ہیں آپ لوگ بھی involve ہیں اس میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کمیٹی شامل اعل آپ ایک بار معزز رکن کو سنیں کہ وہ جواب کیا دے رہے ہیں آپ کو۔

کمیٹی شامل لعل لاسی: جواب تو سرو دے رہا ہے وہ ایسا ہی ہے اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ 6 ہزار چیکوں کا وہ ذکر کر رہا ہے جب کہ چار لاکھیں اس میں پڑتی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہ اس کے علاوہ verbally وہ اس کا جواب دے رہا ہے فلور پر۔

کمیٹی شامل لعل لاسی: سر! یہ تو اُس وقت تھا ہی نہیں اُس غریب کو تو خود پتہ نہیں ہے۔ یہ اُس دور میں تو نہیں تھا۔ اُس کے تو ابھی شروع ہوئے ہیں سارے دھنے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ایک بار اُس کا جواب سنیں۔ نہیں اس طرح تو نہیں ہوتا ہر معاملے کو تو کمیٹی کے حوالے نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: یہ کیسے ہر چیز کمیٹی کے حوالے کر دیں آپ سینہم آپ کو جواب دے رہے ہیں۔ مطمئن تو آپ کبھی بھی نہیں ہوتے چاہیے جتنا بھی اچھا جواب دے دیں آپ لوگ مطمئن نہیں ہوتے۔ کمھی شامل حل لایی: نہیں مطمئن کیسے ہونگے ایک خالی کاغذ کے page پر آپ لکھ کر دیں گے تو کون مطمئن ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: جناب اسپیکر! اگر یہ پانچ منٹ مجھے سن لیں تو پھر میں ان کی بات سن لوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ابھی آپ دونوں تشریف تو رکھیں آپ لوگ کیوں کھڑے ہیں۔ نہ اس طرح ہر چیز تو کمیٹی میں نہیں ہوتا ہے وہ جواب دے رہا ہے۔

کمھی شامل حل لایی: سرا جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ sir یہ جواب ہے ہی نہیں یہ بیچارہ خود اُس دور میں نہیں تھا جس دور میں یہ سارا system ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ایک بار سینہم تو۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: جہاں میرے بھائی کہتے ہیں کہ کوئی کام یہ جو ہم نے list کے مطابق نہیں ہوا تو بھائی میرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک منٹ وہ جواب دے رہے ہیں آپ لوگ۔ نہ ایک بار ان کو سنتے ہیں اگر وہ صحیح جواب نہیں دیں۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): اس کا مطالبہ یہ ہے کہ جو چھ ہزار چیکس کے ہیں انکی فہرست مجھے بتاؤ۔ کہ بندر بانٹ ہو رہی ہے یہ ہمارا پہلے سے ہے آج کا تو نہیں ہے۔ ابھی اتنی بات کرنے کے بجائے کل تک آپ کوئی اس کا جواب لا کیں۔ اتنا سادہ سوال پوچھ رہا ہے کہ فہرست دو کہ بندر بانٹ کہاں ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: جناب اسپیکر صاحب یہی تو مسئلہ ہے کہ سوال ایک لائن کا ہوتا ہے اور جواب دس لائن کا ہوتا ہے اور وہ دس لائن یہ سننا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ پھر کیوں اتنی محنت کرتے ہیں سوال لانے میں جب آپ نے سننا ہی نہیں ہے۔ جس کا پتہ ہی نہیں ہے کہ minorities کا department کیا ہے۔

کمھی شامل حل لایی: ہم کو پتہ ہے آپ سے زیادہ ہمیں پتہ ہے کہ minorities کیا ہے آپ آج آئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقیقتی امور: تاریخ میں جتنا جام صاحب نے minorities کے لیے کام کیا ہے پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی نے نہیں کیا ہے۔ اور جس کو minorities کا پتہ نہیں ہے وہ بھی اٹھ کر کہتا ہے کہ جی کیمی بنادیں۔ یہ ایک عرض ہے کہ بھائی آپ سنو تو صحیح ہمیں، ہم کس لیے آئے ہیں آپ کس لیے سوال کر رہے ہو اگر سننا نہیں ہے آپ نے۔

کمھی شامِ حل لالسی: سارے فراؤ کیے ہیں آپ نے جو بھی کیا ہے سب فراؤ کیا ہے آپ نے اور کچھ کام نہیں کیا ہوا ہے

قامد حزب اختلاف: جناب اسپیکر یہ سامنے آئے گا کہ کروڑوں روپے ان کے minorities کے minister کو دیئے۔

پارلیمانی سیکرٹری اقیقتی امور: بھائی کروڑوں روپے دیئے ہیں اچھا کیا ہے minorities کے لوگوں کی فلاں و بہود ہوئی ہے اس میں کون سا برآ کام ہوا ہے۔ اگر برا ہوا ہے تو آپ بتا دیں کہ minorities کے لیے برا ہوا ہے۔

کمھی شامِ حل لالسی: بہت برا ہوا ہے minorities کے نام پر آپ لوگوں نے پیسے کھائے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری اقیقتی امور: اچھا کام کیا ہے کوئی برآ کام تو نہیں کیا ہے۔ ابھی ہم minorities کے جو لوگ ہیں ہم کہتے ہیں کہ کام ہوا ہے۔ یہ paper ہے اس کو آپ challenge کر دیں کہ کام نہیں ہوا ہے میرے دفتر میں آ کے۔

کمھی شامِ حل لالسی: سر! یہ میرے ساتھ کل چلیں خالی باتیں نہ کریں۔ آپ کل چلیں میں دکھاتا ہوں کہ کتنا لوگوں نے فراؤ کیا ہے یہاں پر۔ سر! یہ کل چلیں میرے ساتھ خالی یہ ادھر کھڑے ہو کر باتیں نہیں کریں۔ آپ کل چلیں میں proof کروں گا۔ اب جیسی حالت میں minority کے نام پر انکو پیسے کھانے نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسئلہ حل لالسی آپ تشریف رکھیں میں بتاتا ہوں۔ آپ کو جواب ملا ہے آپ اگر اس سے مطمئن نہیں ہیں تو اگر آپ ان کا detail مانگتے ہیں کہ جن لوگوں کو چیکس یہ لوگ دے رہے ہیں اور کس بنیاد پر دے رہے ہیں آپ لوگ fresh question لا میں وہ آپ لوگوں کو جواب دے گا۔

کمھی شامِ حل لالسی: سر! میں نے question میں دیا ہوا ہے detail already مانگی ہے سر! ان لوگوں نے غلط دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: fresh question لا میں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: جناب اسپیکر! یہ جتنے نمائندے کھڑے ہوئے ہیں کبھی یہ اقلیت کے لیے اتنے کھڑے نہیں ہوئے۔۔۔ (مداخلت-شور)

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ کرپشن کا ریکارڈ توڑ دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: جناب اسپیکر! ایک بھی چیک issue نہیں ہوا ہے میرے سیکریٹری صاحب یہاں موجود ہیں۔ ایک بھی چیک issue نہیں ہوا۔ نہ ابھی تک ہم نے کیا ہے۔۔۔ (مداخلت-شور)۔

کمھی شام لعل لاسی: ہم آپ کی بات نہیں کر رہے ہیں آپ اپنے department سے پوچھیں۔ آپ تو نہیں تھے آپ کو تو پہنچیں ہو گا۔ مگر جس کے دور میں ہوا ہے کروڑوں روپے کے چیک تقسیم ہوئے ہیں کیسی بات کر رہے ہیں میں تو پورا record آپ سے مانگ رہا ہوں۔ آپ ایک بات پر کیوں ٹکے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: سر! پھر دیکھیں ابھی تین سال کے بعد ان کو یاد آگیا جب وہ چلا گیا۔ جب وہ ادھر تھا تو اس وقت کر لیتے۔ جب دنیش ادھر تھا اس وقت بات کر لیتے۔

کمھی شام لعل لاسی: آپ ابھی اس seat پر بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ کو جواب دینا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: بھائی seat پر بیٹھے ہیں تو میں اس کا جواب دے رہا ہوں آپ کو یہ سر! تقریباً۔۔۔ (مداخلت-شور)

کمھی شام لعل لاسی: جو چلا گیا مال کھا کے اس کو پوچھو نہیں آپ کو جواب دینا پڑے گا میرے بھائی۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: میں دینے کے لیے تیار ہوں۔ میں آپ کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کمھی شام لعل اس پر دیکھو۔ میں نے رونگٹ دے دی ہے۔ اگر آپ اس کے جواب سے۔۔۔

کمھی شام لعل لاسی: سر! میرا عرض یہ ہے کہ میں نے already

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو fresh question لائیں۔ اس میں آپ ساری تفصیلات مانگیں۔ انہوں نے جو question کیا ہے ان کو جواب مل گیا ہے۔ اگر مطمئن نہیں ہیں fresh question مانگیں آپ۔

کمھی شام لعل لاسی: سر یہ تو چار لائیں ہیں۔ میں نے تو پوری detail مانگی ہے ان سے۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: اگر اس طرح force کر کے آئیں کے قواعد کو dissolve کر کے اگر یہ کیسے جائیں گے۔ تو یہ کسی کے حق میں بہتر نہیں ہو گا۔

کمھی شام لعل لاسی: بھئی اگر آپ اس طرح کھاؤ گے تو نہیں چھوڑیں گے آپ لوگوں کو۔
پارلیمانی سیکرٹری اقليتی امور: سر! اچھا چلیں کمھی صاحب یہ بتادیں۔ کہ ان میں سے کس چیز پر اعتراض ہے
 ہم اُس کو لے لیتے ہیں میں مطمئن کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ تشریف رکھیں نا۔

کمھی شام لعل لاسی: ایک چیک بھئی نہیں دیا کسی کو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تشریف رکھیں آپ لوگ۔

کمھی شام لعل لاسی: آپ کیوں کھڑے ہو رہے ہو۔ آپ بھی بیٹھو۔۔۔ (داخلت)
جناب ڈپٹی اسپیکر: مین خان تشریف رکھیں، خلیل آپ بھی تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں احمد نواز
 صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

کمھی شام لعل لاسی: سر! میں اس وقت جو ہمارے community کے ساتھ ہو رہا ہے، یہ سراسر زیادتی
 ہے۔ آپ سرا آپ اس سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں خدارا جو میں نے ان سے ماٹگا ہوا ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ
 سارے ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ اور، بہت بڑی یہ خالی آپ اس کا کہہ رہے ہیں CMIT۔ میں خود
 جا رہا ہوں اُن کے ساتھ وہ اسکیمیں چل کے دیکھیں۔ اور ہزاروں چیک سران لوگوں نے تقسیم کئے ہیں جندا کیا
 کہتے ہیں کہ لوگوں کو صاحب حیثیت ہیں جن کو پانچ پانچ لاکھ روپے کے چیک۔ بالکل وہی تو میں نے ان سے
 مانگا ہے سر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں اسی چیز پر آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ ایک بار کیس آپ کو جو تفصیلات چاہیے۔ آپ
 بتادیں وہ تفصیلات جو یہ لوگ دیدیں گے۔ چاہیے خلیل کے دور میں یاد بیش کے دور کے ہوں۔

کمھی شام لعل لاسی: خلیل کے دور میں نہیں ہیں سر میں صاف کہتا ہوں۔ ہم اُن سے پرانا ریکارڈ مانگتے ہیں جو
 خرچ ہوئے ہیں ابھی خلیل ذمہ دار ہے اُس کا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس پر جو ہے جن لوگوں کو چیکس ملے ہیں۔ آپ اُن کی تفصیلات جو ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری اقليتی امور: سر! چیکس کسی کو نہیں ملے۔ سر میری بات کو تھوڑا سا سن لیں۔ ابھی تک چیکس۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کے time میں نہیں آپ سے پہلے تین سال میں اقليتوں کو جو دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری اقليتی امور: جی سر! میرے پاس رپورٹ ہے کوئی چیک نہیں ملا۔

کمھی شام لعل لاسی: سر! یہ کسی بات کر رہا ہے غلط بات floor پر کر رہا ہے۔ آپ floor پر غلط بات کر رہے

ہیں ملنہیں ملے لوگوں کو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں اس پر بات سنیں نہیں دیکھیں آپ اس پر میں آپ کو بتاتا ہوں۔ دیکھیں یہ طریقہ نہیں اگر اس طریقے سے آپ لوگ کھڑے ہوتے ہیں نہیں میں اسی پر۔ لانگو صاحب! یہ طریقہ نہیں ہے میں بتاتا ہوں۔ میں ابھی اسی چیز پر رونگ دیتا ہوں۔ تین سالوں میں جتنا اقلیت میں آپ لوگوں نے تقسیم کیا۔ میں یہ رونگ دیتا ہوں اس سب کا detail مقدس ایوان کو فراہم کیا جائے۔ اگر نہیں ہے آپ لوگ written میں دے دیں کہ ہم لوگوں نے ابھی تک کوئی check یا ہم لوگوں نے ابھی کسی کے ساتھ کوئی مالی مدد نہیں کی ہے۔

کمیٹی شام لعل لایی: سر! اگر چیک تقسیم نہیں ہوئے تو میں یہاں سے resign کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بس ابھی رونگ آگئی۔

کمیٹی شام لعل لایی: میں resign کر دوں ممبر شپ سے۔ ٹھیک ہے سر۔ شکر یہ سر۔

پارلیمانی سیکرٹری اقلیتی امور: جی ٹھیک ہے۔

میراسد اللہ بلوج (وزیر سماجی بہبود): جناب اسپیکر! جو ہم یہاں صح سے آپ کا یہ جوا جلاس چل رہا ہے، آپ بھی میرے لیے قابل احترام ہیں۔ ہم جو اس ایوان کی مقدس کی بات کرتے ہیں بڑی اچھی خوبصورتی سے۔ لیکن تین گھنٹے سے ہم ایک دوسرے کو اس طریقے سے مخاطب ہیں جیسے ہم جناح روڈ میں کھڑے ہیں۔ خدا را! اس ایوان میں بہت سے لوگ ووٹ لیکر آئے ہیں۔ میرے لیے سارے قابل احترام ہیں۔ سوال ہوتا ہے پھر ایک سوال کے ضمنی تین ہوتے ہیں۔ معز زمبران وہاں سے سوال کریں اور شائستہ طریقے سے اُن کو جواب دینا ہوگا۔ چار بندے وہاں سے کھڑے ہوتے ہیں، مخاطب آپ کو نہیں کرتے ہیں، آپس میں با تین کرتے ہیں۔ ہمارے بلوچستان کے عوام کو کیا message دینا چاہتے ہیں؟۔ اپوزیشن میرے لیے قابل قدر ہے، treasury میرے لیے قابل قدر ہے۔ میں صح سے ابھی یہ محسوس کر رہا ہوں کہ آئندہ اجلاس میں میں نہیں آؤں گا۔ ہم نے سیاست کی ہے عوام کی خاطر، عوام کی مفادات کی خاطر۔ یہاں سے عوام ہمیں سنتے ہیں ہم کچھ سیکھتے ہیں۔ ہر بندے کا معز زر کن کا جو الفاظ نکلتے ہیں، پنے ہوئے الفاظ ہوں، ہمارے عوام کے لیے لاکھوں لوگوں کے لیے وہ سنتے ہیں، اس سے سیکھتے ہیں۔ یہ سارے یہاں استاد یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے یہاں cream بنانے کے لیے یہاں بھیجا ہے بلوچستان کے لیے۔ میری پورے ایوان سے request ہے کہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ ایک دوسری کی بات سنیں۔ آپ سے بھی request ہے کہ اس کو قامون اور ایکنڈے کے مطابق چلانیں۔ بڑی مہربانی آپ کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میر صاحب! آپ نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ جی۔

مکھی شام لعل لائی: اس پر میں میر صاحب کی بات پر تھوڑا سا request کروں گا۔ کہ میر صاحب کی بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ مگر یہاں پر سامنے سامنے اگر ہمیں اندر ہیرے میں رکھا جائے تو پھر تکلیف ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں مکھی شام لعل آپ نے جو کہا دیکھئے اس پر میں نے رو لنگ دے دی۔ جو آپ کے دل میں تھا جو آپ لوگ بول رہے تھے۔ اس پر ساری تفصیل انشاء اللہ آجائے گی۔ اگر آپ ایک دوسرے کو سنیں گے قبھی آپ لوگوں کو سمجھ آئی گی کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے اور اپوزیشن کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک نصیر شاہ وانی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 439 آخرسوال ہے، یہ آخر سوال ہے۔ جی۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! شکریہ جناب اسپیکر! اسد صاحب ہمارے استاد بھی ہیں، ہمارے بزرگ بھی ہیں، ہم کافی احترام بھی کرتے ہیں اُن کا۔ اُن کی بات بالکل جناب والا! سو فیصد صحیح ہے۔ اور ہماری بھی اپنے اُن treasury benches کے ساتھی خاصاً جو وزراء صاحبان جن کے جو محکموں کے ذمہ دار ان ہیں اُن سے بھی ہماری یہ request ہے اور ہماری Chair سے بھی یہ request ہے۔ کہ یہاں پر دیکھیں ہم صرف خانہ پری کے لیے questions نہیں لاتے ہیں۔ یہاں پر جو ساتھی سوال جمع کرتے ہیں اُن کو ضرور کہیں سے کوئی چیزیں اُن کے پاس ہوتی ہے۔ کوئی information department کے پاس ہوتا ہے۔ ہم بھی سارا دن گھومتے رہتے ہیں information اکٹھا کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں جہاں پر کوئی بے قاعدگی نظر آتی ہے تو اُس کے حوالے سے question ہم یہاں پر put کرتے ہیں اسے میں اور آپ کا معزز ایوان جو ہے معزز سیکرٹریٹ جو ہے اُن سے جواب لیتا ہے۔ اب اگر جواب کو اس طرح ہم bulldoze کریں گے۔ ایک مقصد کے تحت سوال لایا جاتا ہے اُس میں ہم محکموں کی جو جہاں پر بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ بعض اوقات ہو سکتا ہے محکموں میں چلی سطح پر کچھ چیزوں کی خرابی ہوئی ہے جو ہمارے معزز وزراء صاحبان کے علم میں بھی نہیں ہوتا۔ لیکن جواب میں چونکہ تحریری ایک چیز آجائی ہے۔ اُس کے بعد غمنی questions ہوتے ہیں۔ تو یہ ہماری ایوان سے خصوصاً منسٹر صاحبان سے بھی ہماری request ہے اور آپ Chair سے بھی۔ کہ اگر کوئی اس طرح کا ماحول بنتا ہے کہ جو محکم ہے وہ اُس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو آپ پیچ کا راستہ نکال کے اُس محکم کو مطمئن کرنے کے لیے اُس کا کوئی mechanism ایک بنالیں کر اُس سوال

کو پھر کمیٹی کے پاس بھیج دیں یا اس پر further enquiry ہو۔ اس سے پہلے بھی بہت سارے آج کے جیسے اس question کے حوالے سے تقریباً ہر question کے حوالے سے یہ مسائل ہیں درپیش ہیں۔ جب وہاں سے کوئی خاطرخواہ جواب نہیں ملتا۔ جب وہاں سے صرف تین صفحی کے انتظار میں ہیں کہ تین صفحی پورے ہو جائیں اور question نہٹ جائے۔ اس لیے تو جناب والا! ہم question نہیں لیکر آتے۔ ہم بھی اس پر محنت کرتے ہیں آپ کا سیکرٹریٹ بھی محنت کرتا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ بھی جواب بنانے میں محنت کرتا ہے۔ تو جو ہدف ہے یا جو مقاصد ہیں وہ کم از کم اس ایوان کو حاصل ہونے چاہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ لانگو صاحب! سوال کرنا بالکل آپ لوگوں کا حق ہے مگر آپ لوگ جواب تفصیل سے سناؤ کریں تب ہم لوگوں کو یہ سمجھ آئے گا کہ مکمل کہاں تک کام کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ملک نصیر شاہ ولی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 439 دریافت فرمائیں؟ مٹھا خان کا کڑ صاحب آپ میرے خیال سے موبائل میں busy ہیں۔ آپ کا سوال ہے ماحولیات مکمل آپ کے ساتھ ہے۔

ملک نصیر احمد شاہ ولی: جناب اسپیکر صاحب! ان کو آپ کمرے میں لے جائیں تھوڑا سمجھائیں ان کا داماغ ٹھکانے پر لا کیں پھر ہم سوال کریں گے کہتا ہے کہ معزز ایوان ہے اور یہ ایوان ہے اور وہ ایوان ہے۔ ایک سال کے بعد ایک سوال کا جواب آتا ہے اس کو پتہ نہیں ہے بیٹھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کے مکمل کا سوال ہے 439 آپ لوگوں کو جواب موصول ہو گیا۔ جی
جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا ہے سیکرٹری صاحب سوال دیتا ہے پھر اس کو سمجھا دیتا ہے۔ وہ تو ابھی کچھ ہے نہیں ناں پارلیمانی democracy کا کوئی طریقہ کار ہوتا ہے
جناب مٹھا خان کا کڑ (وزیر امور حیوانات ما حولیات): میرے پاس ابھی تک نہیں آیا ہے نہ مجھے پتہ ہے نہ کسی نے بتایا ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! اس کو آپ اگلے اجلاس کے لیے defer کر دیں پھر یہ تیاری کے ساتھ آ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 439 اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کیا جاتا ہے
جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار سرفراز چاکر ڈوکی صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی

نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرضیاء لاگو صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: عبدالغفار ہزارہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عمر خان جمالی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سید عزیز اللہ آغا صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: شاء اللہ بلوچ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ شکیلہ نوید ہوار صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل انجینئرنگ کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ نمبر 2021ء) کا ایوان میں پیش امنظور کیا جانا۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ: point of order ملک صاحب کارروائی کے بعد، نہیں سرکاری کارروائی کے بیچ میں جو ہے مناسب نہیں ہے ملک صاحب خود بھی اسپیکر رہ چکے ہیں۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): باقاعدہ طریقہ کارہے تین سال سے ہم دیکھ رہے ہیں یہ تو پاکستان سے باہر کی جو لوگوں کی خوشنودی کے لئے یہاں اس کو اسمبلی کی proceeding-bulldoze کر کے یا قانون بنایا جاتا ہے۔ یا اسلامی اقدار کے خلاف یہاں قانون کو بلڈوزر کے یہ مل منظور کرائے جاتے ہیں۔ یا پھر اپنی پسند کے لئے FATF کو خوش کرنے کے لئے یہ جو آج دو قوانین آپ لارہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی قوانین آئے ہیں۔ ہم نے اس پر باقاعدہ اعتراض کیا جناب اسپیکر! آپ کے قواعد و ضوابط ہیں اور ان قواعد و ضوابط کو توڑنا، ان کو پاؤں تلے روندھنا یہ غیر قانونی عمل ہے۔ اور بحیثیت custodian آپ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ جو طریقہ کارہے، جو قاعدہ ہے اُس کے مطابق آپ معاملات طے کریں۔ یہاں سرکاری مساوات ہیں، یہ آپ کا Rule 80 ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ کوئی وزیر معتمد کو اپنے اس ارادے کا تحریری نوٹس دینے کے بعد مسودہ قانون پیش کر سکتا ہے نمبر 1۔ نمبر 2۔ نوٹس مسودہ قانون کی ایک نقل ہمراہ ہو گا جس کے ساتھ بیان و اغراض و مقاصد مسلک ہو گا، اس پر متعلقہ وزیر کے دستخط ہو گے۔ یہ دونوں قوانین کو جناب اسپیکر! دیکھ لیں۔ اس کے اغراض و مقاصد کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں لکھا گیا۔ اگر آج میں اس وزیر صاحب سے پوچھوں کہ آپ کو پتہ ہے؟ تو وہ یہی جواب دے گا کہ مجھے کسی چیز کا پتہ نہیں ہے اور اس کی افادیت کے بارے میں کہیں گے اور اس سے بلوچستان کی جو قانون سازی ہے، اُس میں لوگوں کو کتنا فائدہ پہنچے گا، یہ کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد جناب جب یہ مسودہ قانون پیش ہوتا ہے تو اسے کمیٹی کے سپرد standing committees کس لئے بنی ہیں جو پورے بلوچستان کے جتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں، جتنے قوانین ہیں، ان سب کے لئے standing committees ہیں۔ اور ان میں ہر جماعت کا ایک ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ سارے ایم پی ایز ہیں، اُن کا ایک چیئرمین ہوتا ہے وہ ایک ایک لفظ کو دیکھتے ہیں اور پھر کمیٹی کے تمام اراکین اُس پر بحث کرتے ہیں۔ اور اُس میں اگر تراجمم کی ضرورت ہو تو تراجمم کرتے ہیں یا پھر اُس کو دیکھ لیتے ہیں کہ اس کی افادیت کی ضرورت ہے اس لیے اس قانون کو آگے لے جایا جائے۔ لیکن یہ آپ نہیں ہوتا یہاں پیش کیا 84 کے

بلوچستان صوبائی اسمبلی مقتضیات سے اس کو withdraw کروالیا۔ اور اس کے بعد جی اس کو پاس کیا۔ یہ تو پھر اس اسمبلی میں، اس اسمبلی کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو چیف سیکرٹری وہاں سے ایک قانون ایٹشو کرے۔ یا پھر اسی ایم صاحب اپنے sign سے وہاں سے قانون منظور کر کے اس کا نوٹیفیکیشن کر دے۔ اسمبلی میں لانے کے بعد یہ فرض ہوتا ہے میڈیم کو اگر ان چیزوں کا پتہ نہیں ہے تو وہ پڑھ لیں۔ یہاں قانون یہ کہتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! میرے خیال سے کارروائی کی طرف آتے ہیں کافی رہتی ہے۔

فائدہ حزب اختلاف: آپ اس کو standing committee کے حوالے کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جوارا کین اس کے حق میں ہونگے وہ آوازیں دے دیں گے اور جو نہیں ہونگے۔

فائدہ حزب اختلاف: اور آپ اس کو بلڈوزر کریں گے تو ایک ناجائز عمل ہو گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ تعلیم! بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) پیش کریں۔

ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ قانون و پارلیمانی امور): میں ماہ جبین شیران پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ قانون و پارلیمانی امور، وزیر برائے مکملہ تعلیم کی جانب سے بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ تعلیم! بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ قانون و پارلیمانی امور: میں ماہ جبین شیران پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ قانون پارلیمانی امور، وزیر برائے مکملہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں۔ بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) کو تواریخی قرار انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974 کا قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 تقاضوں سے exempt دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون

مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کو قواعد و ضوابط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کا قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

آوازیں ہاں / نہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی، بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کو قواعد و ضوابط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کا قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکمل تعلیم! بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل قانون و پارلیمانی امور: میں ماہ جبین شیران پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل قانون پارلیمانی امور، وزیر برائے مکمل تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں۔ بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: majority جو اس کے حق میں ہیں۔ اس میں اسپیکر کا کوئی role نہیں ہے اس majority کو دیکھا جاتا ہے۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟

آوازیں ہاں / نہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکمل تعلیم! بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل قانون و پارلیمانی امور: میں ماہ جبین شیران پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل قانون و پارلیمانی امور وزیر برائے مکمل تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں۔ کہ بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصادرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشنل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟

آوازیں ہاں انہیں

تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ ویشنل ایجوکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ داخلہ و قبائلی امور بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ اطلاعات: میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری، برائے مکملہ اطلاعات وزیر برائے مکملہ داخلہ و قبائلی امور کی جانب سے بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان آرمز کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2021ء) کو متعلقہ مجلس قائدہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2021ء) کا ایوان میں پیش امنظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے مکملہ مذہبی امور بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2021ء) پیش کریں۔

جناب عبدالرشید بلوچ: میں پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ مذہبی امور وزیر برائے مکملہ مذہبی امور کی جانب سے بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون

نمبر 22 مصادرہ 2021ء) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ مذہبی امور! بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب عبدالرشید بلوچ: میں پارلیمنٹ سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور، وزیر برائے محکمہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کو قاعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کو قاعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84، 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آوازیں ہاں انہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کو قاعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ مذہبی امور بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب عبدالرشید بلوچ: میں پارلیمنٹ سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور، وزیر برائے محکمہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ آوازیں ہاں انہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ مذہبی امور! بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب عبدالرشید بلوچ: میں پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور، وزیر برائے محکمہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟ آوازیں ہاں / انہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ٹرست کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سرکاری قرارداد

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترمہ بشری رند صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 114 پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات): ہرگاہ کہ 70 سال اور اس سے زائد بزرگ شہریوں کے تحفظ، بہبود، تسلیک اور عظمت کی خاطر ذیل اقدامات اٹھانے کی اشد ضرورت ہے:

(۱) تمام مروجہ ٹیکسٹز (صوبائی اور وفاقی) سے مکمل استثنی۔

(۲) ہسپتاں میں علاج کے دوران الگ تربیحی وارڈز۔

(۳) علاج کے دوران مفت ادویات کی فراہمی۔

(۴) پرائیویٹ ہسپتاں کی اوپی ڈی فیس میں خصوصی رعایت۔

(۵) سفری سہولیات (ہوائی سفر، ریلوے اور دیگر پیلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں خصوصی رعایت دینا)۔

(۶) مفت داخلہ (لائبریریز، پارکس، میوزیم اور تفریجی مقامات)۔

(۷) بینک، ائیر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، گیس / بجلی کے دفاتر اور ڈاکخانہ جات میں الگ کاؤنٹر زکا قیام۔

لہذا یہ ایوان صوبائی و وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ 70 سال اور اس سے زائد بزرگ شہریوں کیلئے فلاج و بہود کی خاطر مذکورہ بالاتجاذب ایز کو عملی شکل دینے کے لئے فوری طور پر اقدامات اٹھانے کو یقینی بنائے تاکہ ہمارے بزرگ شہریوں میں پائی جانے والی بے چینی اور احساس محرومی کا خاتمه ممکن ہو سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 114 پیش ہوئی، admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات): جناب اسپیکر صاحب! ہیئت میں، میں نے اس سے

related لکھا ہے ضرور ہے۔ لیکن الحمد للہ ہماری گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا stance جو ہے وہ ہمیت کا رہ

ہے جس سے بہت بڑی facility جو پورے بلوچستان کے لوگوں کو ملے گی چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق

رکھتے ہوں، کسی بھی کاست سے تعلق رکھتے ہوں، ان سب کو اس کارڈ سے سہولت ملے گی۔ لیکن یہ ہے کہ جب آپ ہسپتال میں جائیں یا کسی بھی سوئی گیس کے دفتریاریلوے یہ جو بوڑھے افراد ہیں کیا یہ کاؤنٹرز کی لائیں گے میں دوسروں کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ اب ہم لوگوں میں وہ لحاظ اور شرم ختم ہو گئی ہے کہ ہم بزرگوں کی وہ عزت کریں اور ان کو ہم آگے جگہ دیں۔ تو ان کیلئے ایک الگ کاؤنٹر جو ہیں وہ ضرور بننا چاہیے۔ جس میں ان کو جو ہیں ریلیف ملنے چاہیے۔ پھر یہ کہ گورنمنٹ آفسرز جو ہیں جب وہ ریٹائر ہو جاتے ہیں تو ٹینش میں آ جاتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو جاب ہی نہیں کرتے اور زندگی بھر پر ایوٹ یا مزدوری جس طرح بھی اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

(خاموشی۔ اذان مغرب)

میں 70 سال سے above بزرگوں کی بات کر رہی تھی کہ پینک، ائر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، بکلی، گیس اور اس طرح کے جتنے بھی ادارے ہیں وہاں اسپیشل کاؤنٹر ہونا چاہیے جو ان کیلئے لائنوں میں ان کو زیادہ دریافت نظر اور دھکے نہ کھانے پڑیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ابھی بتا رہی تھی کہ جو گورنمنٹ میں ہوتے ہیں یا ریٹائر ہو جاتے ہیں ان کو کچھ پیش ملتی ہے اور جو لوگ privately کام کرتے ہیں یا مزدور طبقہ ہے وہ کہاں سے ٹیکس ادا کریں گے۔ 70 سال کے بعد کیا ان کی اتنی ہمت اور صحت ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ کام کر کے اپنے گھر کا گزر بسر کر سکیں۔ تو ہمیں اپنے اس طبقے کا سب سے زیادہ سوچنا ہوگا، فیڈرل یول پر بھی اور صوبائی یول پر بھی کہ ہمیں ان کیلئے ٹیکس معاف کرانا ہوگا چاہے وہ بھلی کے ہو گیس کے ہوا اور جب وہ اپنا ٹریننگ کر رہے ہوں، کیونکہ گورنمنٹ آف بلوچستان کی طرف سے علاج تو مفت ہو رہا ہے کارڈ آر ہے ہیں جس سے ان کے علاج مفت ہوں گے۔ چاہے وہ پرائیویٹ ہسپتال میں جائیں یا سرکاری ہسپتالوں میں، لیکن ادویات پھر بھی لینی پڑے گی۔ تو وہ ادویات جو ہیں 70 سال سے above جو بھی لوگ اپنا علاج کرانے جائیں ہسپتالوں میں ان کیلئے وہ مفت ہونی چاہیے یہ بہت ضروری چیز ہیں جن پر ہمیں step اٹھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں نے ابھی بتایا کہ بوجھ بن جاتے ہیں یہ 70 سال سے اوپر جو ہمارے بزرگ ہیں اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ اوالدہ ہوم اس کا ٹریننگ کیوں بننا۔ کیونکہ جب آپ بیزار ہو جاتے ہیں تو اپنے بزرگوں کو اوالدہ ہوم چھوڑ آتے ہیں۔ تو کیوں نہ ہم اپنے بزرگوں کیلئے ایسا فیصلہ نہ اٹھائیں کہ ہم ان کا بوجھ خود حکومت مل کے اٹھائے اور ان کی مشکلات کو آسان کریں۔ تو میں نے اس قرار داد کو بہت important سمجھا کہ میں اس کو یہاں ایوان میں پیش کروں اور امید کرتی ہوں کہ اس پر فوری عمل ہو گا۔ فیڈل میں بھی اور یہاں پر بھی۔ بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی زمرک خان اچکزئی صاحب اسی قرارداد سے متعلق آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟
انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر راست و کوآپریٹورز): جی اسی پر میں صرف دو تین چیزوں پر بولنا چاہتا ہیں؟
 ہوں، add کرنا چاہتا ہوں حقیقت میں بہت اہم قرارداد ہے۔ پیش تو ہو گئی ہے، منظور بھی ہو گی۔ لیکن اتنا کہنا پڑتا ہے کہ میں کچھ عرصہ سے آپ لوگوں نے شاید دیکھا ہو گا کچھ عرصہ سے نہیں بلکہ ہمارے ملک میں بہت سے جو بزرگ ہوتے ہیں جو ہمارے آرٹسٹ ہوتے ہیں جو ہمارے سپورٹس میں ہوتے ہیں جو بہت سے اچھے اچھے ہمارے قومی ہیروز ہوتے ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو 60 سال پر جب ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یہ تو as a whole انہوں نے لایا تھا پتہ نہیں ہماری اتنی زیادہ وہ انجی ہو گی کہ ہم ان سب بوڑھے جتنے ہمارے شہری ہیں ان کو دے سکیں لیکن حقیقت دنیا میں یورپ میں اگر آپ دیکھ لیں ہر ایک بزرگ کے لئے علیحدہ کا ونڈر ہوتا ہے ان کے لئے علیحدہ ایک ائیر پورٹ روڈریلوے ہو جس طرح ہماری میڈم بشری بی بی نے اس پر جو پیش کیا ہوا ہے علیحدہ سے ایک سٹم ہوتا ہے بیمار کے لئے ہوتا ہے جو وہیں چیز ہوتا ہے ان کے لئے علیحدہ لائن ہوتی ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو بھی کر لیں ان کے ساتھ ان کا بھی کر لیں کہ ہمارے قومی ہیروز جو ہیں ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ تو ہسپتال اور گھر میں پڑے رہتے ہیں ان کے پاس علاج کے پیسے نہیں ہوتے ہیں آپ نے اخباروں میں کبھی کبھی دیکھا ہو گا کبھی وزیر اعلیٰ سے اپیل کرتے ہیں کبھی گورنر سے اپیل کرتے ہیں کبھی کسی سے اپیل کرتے ہیں کہ جی ان کیلئے کچھ امدادردیں ان کی بیماری کے لئے کچھ چندہ کر لیں تو یہ بھی کر لیں ان کی حمایت کرتا ہوں ان کو منظور ہونا چاہیے اور اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہیے یہ ضروری ہے، شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ، جی میڈم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل قانون و پارلیمانی امور: بہت شکریہ اسپیکر صاحب! میں یقیناً اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہاں میں خواتین کے حوالے سے بات کروں گی کہ بلوچستان میں جو خواتین ہیں ہماری بزرگ جاہز جوان کی ہے تقریباً آٹھ میں نمک کے برابر، جو پہلے خواتین جاہز کر رہی ہوتی تھیں اور انھی جو پیش نہیں پر چل رہی ہیں بہت کم تعداد میں ہیں اور زیادہ تر یہ وزگار رہی ہیں اور اسی طرح ان کا جو کام تھا دستکاری اور اس طرح کی چیزیں انھی ان کی حالات بہت خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اور کھوسہ صاحب ایک منٹ بیٹھیں میڈم کے پھر میں نے ایک ۔۔۔

پارلیمانی سکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: اپسکر صاحب! جب ہم اپنے علاقے میں جاتے ہیں تو یقیناً وہ درخواست کرتے ہیں ہم سے application لیکے آتے ہیں request کرتے ہیں ان کی اولاد ہے اور ساری چیزیں کہ ان کی میڈیا یعنی کے لئے اور ان کی چیزوں کے لئے آپ لوگ کچھ کریں ہمارے ہاتھ بھی کبھی بند ہے ہوتے ہیں اتنی زیادہ تعداد میں ہم ان کو نہیں کر سکتے ہیں تو میں اس کی حمایت کرتی ہوں جیسے پورپ میں انہوں نے کہا کہ بزرگ لوگوں کا ان کے ٹکٹ جو ہے وہ free ہوتے ہیں یا کم اس میں رعایت دی جاتی ہے میڈیا یعنی اور باقی رہائش کا ہوتا ہے ساری سہولتیں اگر نہیں دے سکتے ہیں تو میڈیا یعنی اور باقی چیزوں کے لئے ہم لوگ اس پر کر سکتے ہیں تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں اور اس کو جلدی منظور ہونا چاہیے۔

میریوس عزیز ہری: جناب اپسکر کو مر پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اپسکر: سکرٹری صاحب! آپ گن لیں، کورم کے لئے پانچ منٹ گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی اپسکر: جی کورم پورا ہو گیا، جی بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ خزانہ): جناب اپسکر! بڑی اہمیت کی حامل قرارداد پیش کی ہے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس قرارداد کے دوران سب کو یہاں ہونا چاہیے تھا اور مشترکہ طور پر اس کو منظور کرنا چاہیے تھا۔ لیکن انہوں نے کورم کی نشاندہی کر کے اس میں خلل ڈالنے کی کوشش کی۔ جناب اپسکر! جو تو میں اپنی بزرگوں کی عزت نہیں کرتے اپنے بزرگوں کو جو سہولت نہیں دیتے وہ تو میں کبھی ترقی نہیں کرتی آج جو ہمیں یہ صوبہ ملا ہے یہ ملک ملا ہے یہ معاشرہ ملا ہے وہ ہمارے بزرگوں کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے جو ہمیں اس صورت میں دیا ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس کو مزید آگے بہتر کر کے ٹرانسفر کریں اپنی الگی generation کو جناب اپسکر! جو ہماری sister نے قرارداد پیش کی یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے اس میں بہت سی ایسی facilities ہیں جو ابھی تک ہم نے اپنے بزرگوں کو دی ہیں اور بہت سی ایسی facilities ہیں جو وفاقد ہے ہم نے گزارش کر کے ان کے لئے منظور کرانے ہیں کچھ initiative حکومت بلوچستان نے لیے ہیں جس میں ہمارا ہیئتہ کارڈ ہے کوئی ساڑھے چھارب کا اس میں تقریباً ہماری بھتی بھی آبادی ہے وہ cover ہو رہی ہے اس کے علاوہ ایک پراجیکٹ ہم لے آئے ہیں project women economic empowerment جو ہمارے معاشرے کی نادرخواتین ہیں جس میں ہماری بیوائیں ہیں معمرا خواتین ہیں اور وہ خواتین جن کا ذریعہ معاش کوئی نہیں ہے ان کو حکومت بلوچستان سپورٹ کریں اس میں definitely یہ آجائیگا اس کے علاوہ میں اسد بلوچ

صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے محلے کی توسط سے old age homes establish جو ہے اس کو کیا ہے یا ہمارے معدود رکے لئے کریں جس طرح انہوں نے عوامی اینڈ منڈ فنڈ establish کیا ہے یا ہمارے معدود رکے لئے fund-establish کرنے جا رہے ہیں یا اسی طرح باقی سیکٹر کے جو ہمارے لوگ ہیں ان کے لئے فلاں و بہبود پر کام کر رہے ہیں وہ عمر لوگوں کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کر جائیں تو وفاقی حکومت سے بھی ہم گزارش کریں گے کہ ان کو جس طرح ہماری میڈم نے کہا کہ ہوائی سفریاریلوے اسٹیشنز، ایر پورٹ اور باقی جگہوں پر جہاں پے لوگ لائنوں میں لگتے ہیں تو عمر حضرات کے لئے یا عمر شہریوں کے لئے الگ کاؤنٹریز بنائیں۔ اُن کو الگ facilitate کریں اور جوان کے لئے ہو سکتا ہے وہ کریں تو میں اپنے طور پر اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ اس حوالے سے آپ فوری طور پر وفاق کو لکھیں گے تاکہ وفاق بھی کچھ ناکچھ کریں ہمارے عمر لوگوں کے لئے شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ بلیدی صاحب، میرے خیال سے میڈم اذان بھی ہو گئی ہے۔۔۔

ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری صحت): سر! جسی جو ہے اس کی جو ہماری average ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری صحت): ہے 65 to 68 ایز اگر ہم دیکھتے ہیں اس میں ہم نے ستر سال لکھا ہے اور اس age limit کو ہم ستر تک لیکر جاتے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسد بلوچ صاحب آپ ایک منٹ تشریف رکھیں، میرا اسد بلوچ صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت: اس element کو اگر تھوڑا سا revise کر لیں اس میں زیادہ بہتر ہو جائیگا کیونکہ ہمارا جو سب سے بڑا senior citizens کا ہے۔۔۔ (مداغلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ہم سب اللہ کا مانتے ہیں، ہم کسی کا نہیں مانتے مگر نیچ میں ایک جو ہے، ہاں پھر مسئلہ ہو جائیگا۔

پارلیمانی سیکرٹری صحت: محترم اسپیکر صاحب! بات آگے بڑھاتے ہوئے کہ ہمارے ہاں life expectancy کا chunk Senior Citizens ہے اس وقت ہمارا بڑا between the Sixty Five, Sixty Eight years age limit یہ ہے کہ اگر ہم اس کو senior citizens کو revise کر لیں تو میرے خیال ہے زیادہ بہتر طریقے سے ہم اپنے senior citizens کو empower کر سکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں ابھی قرارداد کی طرف آتے ہیں میرے خیال سے آیا قرارداد نمبر 114 ترمیم

کے ساتھ منظور کی جائے؟

آوازیں ہاں انہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 114 ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پیچ میں مٹھا خان کا کڑ صاحب نے ایک بات chairs کے حوالے سے زمرک خان اسی حوالے سے میں نے آپ کو لہا کہ آپ لوگ کھڑے ہو جائیں، اس دلوج کو سینئر بندہ ہے اس کو یہ کہ مطلب پتہ چلنا چاہیے کہ Chair کے ساتھ کس طرح سے بات کرتے ہیں مگر افسوس کہ وہ اس طرح سے بات کر کے چلے گئے جو کہ اس کو نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اسمبلی کے حوالے سے renovation کا جو ہے فائل سی ایم سیکرٹریٹ میں کافی عرصے سے پڑا ہوا ہے ہمیں بھی اچھا نہیں لگتا ہے کہ بار بار کبھی اپوزیشن کبھی گورنمنٹ کے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں تو جتنے بھی کیبنٹ ممبرز ہیں kindly سی ایم صاحب کو بتا دیں سی ایم سیکرٹریٹ سے جو فناں کو ہدایت ملنی چاہیے کہ کہ جلد سے جلد ہماری یہ فائل ریلیز کی جائے فناں منظر بھی یہاں پہنچے ہوئے ہیں تاکہ یہ چیز رزاریہ ساؤنڈسٹیم کا جو مسئلہ ہم لوگ حل کر دیں اس میں کیبنٹ ممبرز سے جو ہے یہی میں نے کہنا تھا آپ لوگ اس پر جلد سے جلد مہربانی کریں۔

جناب مٹھا خان کا کڑ: میں ابھی بتاؤں گا میں نے سیکرٹری صاحب کو خط بھی لکھا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ فائل آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

جناب مٹھا خان کا کڑ: یہ پھر منظور ہو گا پھر آئیگا بہت عرصہ لگے گا اس کا بند و بست کرنا ہے ہر حال میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بس یا آپ کیبنٹ ممبرز کے ہاتھ میں ہے صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12 اگست 2021ء بوقت سہ پھر چار بجے تک کے لئے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07 بجکر 42 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

